



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الصلوة والسلام على نبي الله وآله

# نعمتِ اختر المعروف مختار سفيدہ

کتاب  
فاضل المسائل السنہ مفتی محمد اختر رضا خان  
قادیانوی  
پیشوا کراچی  
اشتریلوی



مکتب  
جمعیت رضائے مصطفیٰ کراچی

0334-3247192 0321-2578663

---

## جملہ حقوق بحق جمعیت رضائے مصطفیٰ، کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب	نغمات اختر المعروف سفینہ بخشش
کلام	تاج الشریعہ حضرت العلام مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری اختر بریلوی
تاریخ اشاعت	ربیع الاول 1431ھ / فروری 2010ء
پیشکش	جمعیت رضائے مصطفیٰ، کراچی حنیفہ مسجد، جمشید روڈ، کراچی
طابع	المطبع الرضوی 0334-3247192 0321-2578663
ملنے کا پتہ	کھتری مسجد، پی آئی بی کالونی، کراچی

**www.alahazrat.net**

---

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	فہرست	۳
۲	عرض ناشر	۱۱
۳	عرض عزیز ی	۱۴
۴	دیوان اور صاحب دیوان	۱۷
۵	قَصِيدَةُ فِي الْحَمْدِ وَ مَدْحِ النَّبِيِّ ﷺ	۳۸
۶	یا مجیب یا مجاب	۴۱
۷	رسول اللہ یا کنز الامانی (عربی نعت)	۴۲
۸	الْمُفْتِي الْعُظَامُ (عربی منقبت سرکار مفتی اعظم ہند)	۴۵
۹	هل ذاكم حبيب الرحمان (منقبت مجاہد ملت)	۴۷
۱۰	هادی السبیل یا منار سلام (عربی سلام)	۴۹

۵۴	دعونی اُسئل الرحمان سولی (عربی غزل)	۱۱
۵۷	الا یا خمینی یا فاجر	۱۲
۵۸	اعینا جو ادا ولا تجمدا	۱۳
۶۲	تداعو افحجوا الی لندن	۱۴
۶۴	سہرا (مولانا منان رضا خان صاحب)	۱۵
۶۶	چشمہ شربت کا	۱۶
۶۷	کاش گنبد خضریٰ	۱۷
۷۰	ہمیں اب دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا	۱۸
۷۲	تیرا آقا شہنشاہِ کونین ہے	۱۹
۷۴	مناجات کی رات	۲۰
۷۶	ستارہائے فلک	۲۱

۷۷	مہر درخشاں جمال	۲۲
۷۹	کبھی رہتے وہ اس گھر میں	۲۳
۸۲	تیری چوکھٹ پہ	۲۴
۸۴	ان کے در کی بھیک اچھی	۲۵
۸۷	ذوقِ طلب	۲۶
۹۰	بندہ پرورایاں	۲۷
۹۱	شمس و قمر کا جواب	۲۸
۹۳	اپنے در پہ جو بلاؤ	۲۹
۹۵	عجب انجمن آرائی ہو	۳۰
۹۷	دیارِ مدینہ	۳۱
۹۹	نعرہٴ رسالت یا رسول اللہ ﷺ	۳۲

۱۰۴	موت بہتر ایسے جینے سے	۳۳
۱۰۶	بلبل بستانِ مدینہ	۳۴
۱۰۷	نظارے بدل گئے	۳۵
۱۰۸	دراحمد ﷺ	۳۶
۱۱۰	مدینہ آنے والا ہے	۳۷
۱۱۴	زلفِ عنبریں	۳۸
۱۱۵	مست مئے الست ہے	۳۹
۱۱۶	سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت	۴۰
۱۱۸	جانِ بہاراں	۴۱
۱۱۹	تاروں کی انجمن	۴۲
۱۲۰	اے نسیم کوئے جاناں	۴۳

۱۲۲	فرقت طیبہ	۴۴
۱۲۶	سامانِ عشرت	۴۵
۱۳۰	وجہ نشاطِ زندگی	۴۶
۱۳۲	مصطفائے ذاتِ یکتا آپ ہیں	۴۷
۱۳۵	منور میری آنکھوں کو	۴۸
۱۳۸	فرشتے جس کے زائر ہیں	۴۹
۱۴۰	سب مدینے چلیں	۵۰
۱۴۳	شمیم زلفِ نبی ﷺ	۵۱
۱۴۵	مری چشمِ کانِ گوہر ہو رہی ہے	۵۲
۱۴۷	لب جاں بخش کا صدقہ	۵۳
۱۴۸	مریضِ محبت	۵۴



۱۵۰	فقیرانہ شاہی	۵۵
۱۵۱	بہارِ بے خزاں	۵۶
۱۵۲	راہِ الفت میں	۵۷
۱۵۴	شہنشاہِ شہیداں (منقبت سیدنا امام عالی مقام)	۵۸
۱۵۶	مسکراتے ہیں حسین (منقبت سیدنا امام عالی مقام)	۵۹
۱۵۶	یا غوث المدد	۶۰
۱۵۸	حضرت مسعود غازی (منقبت سید سالار مسعود غازی)	۶۱
۱۶۱	مفتی اعظم دین خیر الوری (منقبت سرکار مفتی اعظم ہند)	۶۲
۱۶۳	جمال حضرت احمد رضا کا آئینہ (منقبت مفتی اعظم)	۶۳
۱۶۵	اشکوں کا دریا (منقبت سرکار مفتی اعظم ہند)	۶۴
۱۶۷	زینتِ سجادہ و بزمِ قضا (منقبت سرکار مفتی اعظم ہند)	۶۵

۱۷۰	مصطفیٰ حیدر حسن (منقبت حضرت احسن العلماء)	۶۶
۱۷۳	نقیب اعلیٰ حضرت (منقبت حضرت احسن العلماء)	۶۷
۱۷۶	ہائے تڑپا تا ہے دل (منقبت حضرت مفسر اعظم ہند)	۶۸
۱۷۸	شاہ جیلانی میاں (منقبت حضرت مفسر اعظم ہند)	۶۹
۱۸۰	مفتی اعظم کے دل بند (منقبت خال محترم امیر رضوی)	۷۰
۱۸۲	مجاہد ملت کو ڈھونڈیے (منقبت حضور مجاہد ملت)	۷۱
۱۸۴	تحسین رضا ہے (منقبت حضرت صدر العلماء)	۷۲
۱۸۶	یا رسول اللہ یا خیر الانام	۷۳
۱۸۸	میرے اللہ کے نگار سلام	۷۴
۱۹۱	اے مدینہ کے شہر یا رسول سلام	۷۵
۱۹۳	اے صبا لے جا مدینہ کو پیام	۷۶

۱۹۷	غم ہستی	۷۷
۱۹۸	بزم یار کا عالم	۷۸
۲۰۰	اپنے یار کی باتیں	۷۹
۲۰۱	چشم التفات	۸۰
۲۰۲	امید وفا	۸۱
۲۰۴	اشک رواں	۸۲
۲۰۵	گلوں کی خوشبو	۸۳
۲۰۷	قطعات	۸۴
۲۱۱	بتقریب سالگرہ بے بی سلمہ	۸۵
۲۱۳	تہنیت بتقریب شادی	۸۶
۲۱۵	سہرا (محمد سعید نوری)	۸۷

## ☆ عرض ناشر ☆

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے۔ دین و سنیت کی خدمت ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ آپ جامع الصفات شخصیت ہیں، بیک وقت تصنیف و تالیف، وعظ و تقریر، بیعت و ارشاد، افتاء و تدریس میں مشغول رہتے ہیں۔ آپ کی ۴۰ سے زائد تصانیف آپ کے فضل و کمال کی شاہد ہیں۔

جمعیت رضائے مصطفیٰ اب تک حضور تاج الشریعہ کی تصانیف ہجرت رسول ﷺ، برکات الامداد لاهل الاستمداد (تقریب) از ہر الفتاویٰ (انگریزی) اور سفینۂ بخشش (نعتیہ دیوان) شائع کر چکی ہے۔

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا شعرو شاعری کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ آپ کا کلام سیدی اعلیٰ حضرت کے کلام بے مثال کا عکس

جمیل ہے۔ جمعیت نے اس سے قبل ۱۴۲۶ھ میں آپ کا دیوان شائع کیا تھا۔ اب دوبارہ نئی ترتیب و اضافے کے ساتھ ”سفینۂ بخشش“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس ایڈیشن میں ۲ نئی منقبتیں ایک عربی ”المفتی العظام“ اور ایک اردو ”تحسین رضا ہے“ اور بعض اشعار بھی نئے شامل ہیں جو پچھلے ایڈیشن میں شامل نہیں تھے۔ نیز ترتیب بھی دوبارہ کی گئی ہے تمام عربی کلام ابتداء میں پھر اردو کلام نعتیں پھر مناقب، صلوٰۃ سلام، غزلیں، قطعات پھر دیگر کلام ہیں۔

ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کتابت وغیرہ کی اغلاط نہ ہوں اس سلسلے میں ہم نے ۴ مختلف نسخوں سے موازنہ کیا ہے، پہلا نسخہ مکتبہ سنی دنیا بریلی شریف (۱۴۰۷ھ)، دوسرا برکاتی پبلشرز کراچی، تیسرا جمعیت رضائے مصطفیٰ کراچی (۱۴۲۶ھ) چوتھا رضا اکیڈمی ممبئی (۱۴۲۷ھ)

کئی مرتبہ علمائے کرام سے پروف ریڈنگ کرائی ہے لیکن پھر بھی غلطی ممکن ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ اگر کوئی غلطی پائیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔

یقیناً پاکٹ سائز کتاب کلام اور صاحب کلام کے شایان شان تو نہیں ہے لیکن ضرورتاً ایسا کیا جا رہا ہے ان شاء اللہ عنقریب اسے بڑے سائز میں شائع کیا جائے گا۔

آخر میں خصوصی طور پر اس مجموعہ کیلئے معاونت فرمانے والے تمام احباب کا شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ جمعیت کے تمام معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جمعیت رضائے مصطفیٰ، کراچی

۲۵/ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

## ☆ عرضِ عزیزی ☆

یہ ”نغماتِ اختر“ کا چوتھا ایڈیشن ہے لیکن اب اس کا نام بجائے ”نغماتِ اختر“ کے ”سفینہ بخشش“ رکھ دیا گیا ہے، جو کہ تاریخی نام ہے (۱۴۰۷ھ)

حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری کے نغمات وہ روشن ستارے ہیں جو عاشقانِ مصطفیٰ و نیازمندانِ اولیاء کی راہِ محبت میں بھرپور راہ نمائی کرتے ہیں ان نغموں سے بصیرت بھی ملتی ہے اور نصیریت بھی اور ان سے عقیدہ و ایمان کا شہستاں ہمہ وقت جگمگ جگمگ رہتا ہے۔

لیکن یہ نغمات..... نعتِ نبی کے گیت اور اولیائے کرام کی منقبتیں ستارے بھی ہیں اور سفینہ بھی..... راستہ بھی دکھاتے ہیں اور کشتی عقیدت و الفت کو ساحل پر بھی لگاتے ہیں۔

”سفینہٴ بخشش“ ایک ایسے شیوہ بیان شاعر کی دلکش نعتوں، منقبتوں، اور نظموں کا مجموعہ ہے جسے دیگر علوم و فنون کی طرح شاعری بھی ورثہ میں ملی ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ علم جس کے آستانہ کا پہرہ دار اور زبان جس کے گھر کی باندی ہے اور عشق مصطفیٰ ﷺ جس کی سب سے بڑی دولت و نعمت اور سرمایہٴ جان و ایمان ہے اور حقیقت یہ ہے، عشق سرور ہی ایمان ہے اور وہ جان ایمان ہیں۔

حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب اختر کے ایک ایک شعر کو پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حسن معنی حسن عقیدت میں ضم ہو کر سردی نغموں میں ڈھل گیا ہے۔

زبان کی سلاست اور روانی، فصاحت و بلاغت، حسن کلام، طرز ادا کا بانگین، تشبیہات و استعارات اور صنائع لفظی و معنوی..... سب کچھ ہے۔ گویا حسن ہی حسن ہے، بہار ہی بہار ہے اور ہر نغمہ وجہ سکون و قرار



ہے۔

علامہ موصوف کے کلام میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے فکر و خیال اور تبحر علمی کی جھلک کے ساتھ ساتھ استاد زمن علامہ حسن رضا خاں حسن کی رنگینی اور سحر کاری اور مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں نور سی کے کلام کی سادگی اور جذبہ و خلوص کی سچائی مکمل طور سے جھلکتی نظر آتی ہے۔

مخدوم گرامی وقار اختر چرخ ملت جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم النورانیہ علم و فضل کے آسمان پر ایک روشن ستارے بلکہ اب ماہتاب و آفتاب بن کر چمک رہے ہیں۔ لہذا ان کی شاعری پر تبصرہ کرنا یا کوئی ادبی اور شرعی سقم تلاش کرنا عیب جوئی کے مترادف ہوگا۔

عبدانعم عزیز (علیگ)

## ☆ دیوان اور صاحب دیوان ☆

صاحب دیوان حضور تاج الشریعہ دام غلۃ علیہا مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خاں قادری کے لخت جگر، سرکار مفتی اعظم ہند علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری کے سچے جانشین، حجت الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری رضوی کے مظہر اور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی ؒ کی برکات و فیوضات کا منبع اور ان کے علوم و روایتوں کے وراثت و امین ہیں۔

ان عظیم نسبتوں کا فیضان آپ کی شخصیت میں اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کی صورت میں جھلک رہا ہے۔ استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم صاحب بستوی دامت برکاتہم القدسیہ حضور تاج الشریعہ پر

ان عظیم ہستیوں کے فیضان کی بارشوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: ”سب ہی حضرات گرامی کے کمالات علمی و عملی سے آپ کو گراں قدر حصہ ملا ہے۔ فہم و ذکا، قوت حافظہ و تقویٰ سیدی اعلیٰ حضرت سے، جودت طبع و مہارت تامہ (عربی ادب) میں حضور حجۃ الاسلام سے، فقہ میں تبحر و اصابت سرکار مفتی اعظم ہند سے، قوت خطابت و بیان والد ذی وقار مفسر اعظم ہند سے یعنی وہ تمام خوبیاں آپ کو وراثتہ حاصل ہیں جن کی رہبر شریعت و طریقت کو ضرورت ہوتی ہے۔“ [پیش گفتار، شرح حدیث نیت/صفحہ: ۴۰]

ولادت باسعادت: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا کی ولادت باسعادت ۲۴/ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ/ ۲۳/ نومبر ۱۹۴۳ء بروز منگل ہندوستان کے شہر بریلی شریف کے محلہ سوداگران میں ہوئی۔

اسم گرامی: آپ کا اسم گرامی ”محمد اسماعیل رضا“ جبکہ عرفیت ”اختر رضا“

ہے۔ آپ کے القابات میں تاج الشریعہ، جانشین مفتی اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین زیادہ مشہور ہیں۔

شجرہ نسب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت ﷺ تک آپ کا شجرہ نصب یوں ہے۔ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بن محمد ابرہیم رضا خاں قادری بن محمد حامد رضا خاں قادری رضوی بن امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی ﷺ

آپ کے ۴ / بھائی اور ۳ / بہنیں ہیں۔ ۲ / بھائی آپ سے بڑے ہیں۔ ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں قادری اور تنویر رضا خاں قادری (آپ بچپن ہی سے جذب کی کیفیت میں غرق رہتے تھے بالآخر مفقود الخیر ہو گئے) اور ۲ / آپ سے چھوٹے ہیں۔ ڈاکٹر قمر رضا خاں قادری اور مولانا منان رضا خاں قادری

تعلیم و تربیت: جانشین مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ دام غلہ علیہا کی عمر

شریف جب ۴ سال، ۴ ماہ اور ۴ دن ہوئی تو آپ کے والد ماجد مفسر اعظم ہند حضرت ابراہیم رضا خاں جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب بسم اللہ خوانی منعقد کی۔ اس تقریب سعید میں ”یادگار اعلیٰ حضرت دارالعلوم منظر اسلام“ کے تمام طلبہ کو دعوت دی گئی۔ رسم بسم اللہ نانا جان تاجدار اہلسنت سرکار مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری رحمۃ اللہ علیہ نے ادا کرائی۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا نے ”ناظرہ قرآن کریم“ اپنی والدہ ماجدہ شہزادی مفتی اعظم سے گھر پر ہی ختم کیا، والد ماجد سے ابتدائی اردو کتب پڑھیں۔ اس کے بعد والد بزرگوار نے ”دارالعلوم منظر اسلام“ میں داخل کرادیا، درس نظامی کی تکمیل آپ نے منظر اسلام سے کی۔ اس کے بعد ۱۹۶۳ء میں حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا نے جامعۃ الازہر قاہرہ مصر کے ”کلیۃ اصول الدین“ میں داخلہ لیا اور مسلسل تین سال تک فن تفسیر و حدیث کے ماہر اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔ تاج الشریعہ ۱۹۶۶ء

۱۳۸۶ھ میں جامعۃ الازہر سے فارغ ہوئے۔ اپنی جماعت میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر آپ کو اس وقت کے مصر کے صدر کرنل جمال عبدالناصر نے ”جامعہ ازہر ایوارڈ“ پیش کیا اور ساتھ ہی سند سے بھی نوازے گئے۔ [بحوالہ: مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، صفحہ: ۱۵۰/جلد: ۱]

اساتذہ کرام: آپ کے اساتذہ کرام میں حضور مفتی اعظم الشاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی، بحر العلوم حضرت مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری، مفسر اعظم ہند حضرت مفتی محمد ابراہیم رضا جیلانی رضوی بریلوی، فضیلت الشیخ علامہ محمد سماحی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ ازہر قاہرہ، حضرت علامہ مولانا محمود عبدالغفار استاذ الحدیث جامعہ ازہر قاہرہ، ریحان ملت قائد اعظم مولانا محمد ریحان رضا رحمانی رضوی بریلوی، استاذ الاساتذہ مولانا مفتی محمد احمد عرف جہانگیر خاں رضوی اعظمی ﷺ کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ [مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، صفحہ: ۱۵۰/جلد: ۱]

از دواجی زندگی: جانشین مفتی اعظم کا عقد مسنون حکیم الاسلام مولانا حسنین رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر کے ساتھ ۳ نومبر ۱۹۶۸ء / شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ بروز اتوار کو محلہ کانکر ٹولہ شہر کہنہ بریلی میں ہوا۔ آپ کے ایک صاحبزادہ مخدوم گرامی مولانا عسجد رضا خان قادری بریلوی اور ۵ صاحبزادیاں ہیں۔

درس و تدریس: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہ نے تدریس کی ابتدا دارالعلوم منظر اسلام بریلی سے ۱۹۶۷ء میں کی۔ ۱۹۷۸ء میں آپ دارالعلوم کے صدر المدرس اور رضوی دارالافتاء کے صدر مفتی کے عہدے پر فائز ہوئے۔ درس و تدریس کا سلسلہ مسلسل ۱۲ سال جاری رہا لیکن حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہ کی کثیر مصروفیات کے سبب یہ سلسلہ مستقل جاری نہیں رہ سکا۔ لیکن آج بھی آپ مرکزی دارالافتاء بریلی شریف میں ”تخصّص فی الفقہ“ کے علمائے کرام کو ”رسم المفتی، اجلی الاعلام“ اور



”بخاری شریف“ کا درس دیتے ہیں۔

بیعت و خلافت: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا کو بیعت و خلافت کا شرف سرکار مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے۔ سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن ہی میں آپ کو بیعت کا شرف عطا فرمادیا تھا اور صرف ۱۹ سال کی عمر میں ۱۵ جنوری ۱۹۶۲ء / ۱۳۸۱ھ کو تمام سلاسل کی خلافت و اجازت سے نوازا۔ علاوہ ازیں آپ کو خلیفہ اعلیٰ حضرت برہان ملت حضرت مفتی برہان الحق جبل پوری، سید العلماء حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ برکاتی مارہروی، احسن العلماء حضرت سید حیدر حسن میاں برکاتی، والد ماجد مفسر اعظم علامہ مفتی ابراہیم رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی جمیع سلاسل کی اجازت و خلافت حاصل ہے۔ [تجلیات تاج الشریعہ / صفحہ: ۱۳۹]

بارگاہ مرشد میں مقام: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا کو اپنے مرشد برحق، شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت امام المشائخ مفتی اعظم ہند ابوالبرکات



آلِ رحمن حضرت علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بھی بلند مقام حاصل تھا۔ سرکارِ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بچپن ہی سے بے انتہا توقعات وابستہ تھیں جس کا اندازہ ان کے ارشادات عالیہ سے لگایا جاسکتا ہے جو مختلف مواقع پر آپ نے ارشاد فرمائے:

”اس لڑکے (حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہ) سے بہت اُمید ہے۔“

سرکارِ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے دارالافتاء کی عظیم ذمہ داری آپ کو سونپتے ہوئے فرمایا: ”اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں، یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے، اب تم اس کام کو انجام دو، میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔“ لوگوں سے مخاطب ہو کر مفتی اعظم نے فرمایا: ”آپ لوگ اب اختر میاں سلمہ سے رجوع کریں انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں۔“

حضورِ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری دور میں

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا کو تحریراً اپنا قائم مقام و جانشین مقرر فرمایا تھا۔ فتویٰ نویسی ۱۸۱۶ء میں روہیلہ حکومت کے خاتمہ، بریلی شریف پر انگریزوں کے قبضہ اور حضرت مفتی محمد عیوض صاحب کے روہیلہ کھنڈ (بریلی) ٹونک تشریف لے جانے کے بعد بریلی کی مسند افتاء خالی تھی۔ ایسے نازک اور پر آشوب دور میں امام العلماء علامہ مفتی رضا علی خاں نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے بریلی کی مسند افتاء کو رونق بخشی۔ یہیں سے خانوادہ رضویہ میں فتاویٰ نویسی کی عظیم الشان روایت کی ابتداء ہوئی۔ [بحوالہ: مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ حیات اور علمی وادبی کارنامے/صفحہ ۷۸]

لیکن مجموعہ فتاویٰ بریلی شریف میں آپ کی فتویٰ نویسی کی ابتداء ۱۸۳۱ء لکھی ہے۔ (غالباً درمیانی عرصہ انگریز قابضوں کی ریشہ دوانیوں کے سبب مسند افتاء خالی ہی رہی) الحمد للہ! ۱۸۳۱ء سے آج ۲۰۱۰ء تک یہ تابناک سلسلہ جاری و ساری ہے۔ یعنی خاندان رضویہ میں فتاویٰ نویسی کی ایمان افروز

روایت ۱۷۹ سال سے مسلسل چلی آرہی ہے۔ امام الفقہاء حضرت علامہ مفتی محمد رضا علی خاں قادری بریلوی، امام المتکلمین حضرت علامہ مولانا محمد نقی علی خاں قادری برکاتی، اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احمد رضا خاں قادری برکاتی، شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام جمال الانام حضرت علامہ مولانا مفتی حامد رضا خاں قادری رضوی، شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت مفتی اعظم ہند علامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری، نبیرہ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی ابراہیم رضا خاں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ اور اب ان کے بعد قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری دام ظلہ علیہا ۱۹۶۷ء سے تادم تحریر ۴۳ سال سے اس خدمت کو بحسن و خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ [بحوالہ: فتاویٰ بریلی شریف

آپ خود اپنے فتویٰ نویسی کی ابتداء سے متعلق فرماتے ہیں:

”میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ) سے داخل سلسلہ ہو گیا تھا، جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دلچسپی کی بناء پر فتویٰ کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیانِ کرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا۔ اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فتویٰ دکھایا کرتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا۔“ [مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء صفحہ: ۱۵۰/جلد: ۱]

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا کے فتاویٰ سارے عالم میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہ دقیق و پیچیدہ مسائل جو علماء اور مفتیانِ کرام کے

درمیان مختلف فیہ ہوں ان میں حضرت کے قول کو ہی فیصل تسلیم کیا جاتا ہے اور جس فتوے پر آپ کی مہر تصدیق ثبت ہو خواص کے نزدیک بھی وہ انتہائی معتبر ہوتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا کے فتاویٰ سے متعلق جگر گوشہ صدر الشریعہ محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ رقم طراز ہیں: ”تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالہ جات کی بھرمار سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔“ [حیات تاج الشریعہ/صفحہ ۶۶]

حج وزیات: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا نے پہلی مرتبہ حج وزیارت کی سعادت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء میں حاصل کی۔ دوسری مرتبہ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء اور تیسری مرتبہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں اس سعادت عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔ جبکہ چوتھی مرتبہ ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء اور پانچویں مرتبہ ۱۴۳۰ھ/

۲۰۰۹ء آپ نے حج بیت اللہ ادا فرمایا۔ نیز متعدد مرتبہ آپ کو سرکار عالی وقار ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ سے عمرہ کی سعادت بھی عطا ہوئی

تصانیف: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا اپنے جدا مجد مجدد دین و ملت سیدنا اعلیٰ حضرت ﷺ کے مظہر اتم اور پر تو کامل ہیں۔ اعلیٰ حضرت ﷺ کی تحریری خدمات اور طرز تحریر محتاج تعارف نہیں ہے۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا میدان تحریر میں بھی اعلیٰ حضرت کا عکس جمیل نظر آتے ہیں۔ آپ کی تصانیف و تحقیقات مختلف علوم و فنون پر مشتمل ہیں۔ تحقیقی انداز، مضبوط طرز استدلال، کثرت حوالہ جات، سلاست و روانی آپ کی تحریر کو شاہکار بنادیتی ہے۔ آپ اپنی تصانیف کی روشنی میں یگانہ عصر اور فرید الدہر نظر آتے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا افتاء و قضا، کثیر تبلیغی اسفار اور دیگر بے تحاشہ مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھے

ہوئے ہیں۔ آپ کی تصانیف کی فہرست درج ذیل ہے۔

اردو

۱..... ہجرت رسول ﷺ ۲..... آثارِ قیامت

۳..... ٹائی کا مسئلہ ۴..... شرح حدیث نیت

۵..... ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم

۶..... حضرت ابراہیم کے والد تارح یا آزر

۷..... سنو چپ رہو ۸..... دفاع کنز الایمان

۹..... الحق المبین ۱۰..... تین طلاقیں کا شرعی حکم

۱۱..... کیا دین کی مہم پوری ہو چکی؟ ۱۲..... جشن عید میلاد النبی ﷺ

۱۳..... سفینۂ بخشش (نعتیہ دیوان) ۱۴..... فضیلت نسب

۱۵..... تصویر کا مسئلہ

۱۶..... اسمائے سورۃ فاتحہ کی وجہ تسمیہ



۱۷..... القول الفائق بحکم الاقتداء بالفاسق

۱۸..... سعودی مظالم کی کہانی اختر رضا کی زبانی

۱۹..... العطا یا الرضویہ فی فتاویٰ الازہریہ (زیر ترتیب 5 جلد)

عربی تصانیف

۲۰..... الحق المبین ۲۱..... راد المشارع

۲۲..... شرح حدیث الاخلاص

۲۳..... الصحابة نجوم الاهتداء

۲۴..... نبذة حياة الامام احمد رضا

۲۵..... حاشیہ عصیدۃ الشہدہ شرح القصیدۃ البردہ

۲۶..... تعلیقاتِ زاہرہ علی صحیح البخاری

۲۷..... تحقیق أن أباسیدنا إبراهیم علیہ السلام (تارح) لا (آزر)

۲۸..... مرآة النجدیہ بجواب البریلویہ (2 جلد)



## تراجم

۲۹.....انوار المنان فی توحید القرآن

۳۰.....المعتقد والمنتقد مع المعتمد المستمد

۳۱.....الزلال النقی من بحر سبقة الاتقی

## تعاریف

۳۲.....برکات الامداد لاهل استمداد

۳۳.....فقه شهنشاه

۳۴.....عطایا القدير فی حکم التصوير

۳۵.....اهلاک الوهابین علی توهین القبور المسلمین

۳۶.....تیسیر الماعون لسکن فی الطاعون

۳۷.....شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

۳۸.....قوارع القهار فی الرد المجسمة الفجار

۳۹.....الهاد الکاف فی حکم الضعاف

۴۰.....الامن والعلی لنا عیتی المصطفی بدافع البلاء

علاوہ ازیں چند مضامین مفتی اعظم ہند، علم فن کے بحرِ خارا و رویت ہلالِ کاشوت وغیرہ شامل ہیں۔

شاعری: بنیادی طور پر نعت گوئی کا محرک عشق رسول ہے اور شاعر کا عشق رسول جس عمق یا پائے کا ہوگا اس کی نعت بھی اتنی ہی پراثر و پرسوز ہوگی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول نے ان کی شاعری کو جو امتیاز و انفرادیت بخشی اردو شاعری اس کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری کا اعتراف اس سے بڑھ اور کیا ہوگا کہ آج آپ دنیا بھر میں ”امام نعت گو یاں“ کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی اس طرزِ لا جواب کی جھلک آپ کے خلفاء و متعلقین اور خاندان کے شعراء کی شاعری میں نظر آتی ہے۔ حضور

تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا کو خاندان اور خصوصاً اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے جہاں اور بے شمار کمالات ورثہ میں ملے ہیں وہیں موزونی طبع، خوش کلامی، شعر گوئی اور شاعرانہ ذوق بھی ورثہ میں ملا ہے۔

آپ کی نعتیہ شاعری سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی گہرائی و گیرائی، استادِ زمن کی رنگینی و روانی، حجت الاسلام کی فصاحت و بلاغت، مفتی اعظم کی سادگی و خلوص کا عکس جمیل نظر آتی ہے۔ آپ کی شاعری معنویت، پیکر تراشی، سرشاری و شیفنگی، فصاحت و بلاغت، حلاوت و ملاحت، جذب و کیف اور سوز و گداز کا نادر نمونہ ہے۔

علامہ عبدالنعم عزیزی رقم طراز ہیں: ”حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب اختر کے ایک ایک شعر کو پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حسن معنی حسن عقیدت میں ضم ہو کر سردی نغموں میں ڈھل گیا ہے۔ زبان کی سلاست اور روانی، فصاحت و بلاغت، حسن کلام، طرز ادا

کا بانگین، تشبیہات و استعارات اور صنائعِ لفظی و معنوی سب کچھ ہے  
گویا حسن ہی حسن ہے، بہار ہی بہار ہے اور ہر نغمہ وجہ سکون و قرار ہے۔  
[سفینہ بخشش (پبلائیڈیشن) / صفحہ: ۴۰]

حضرت علامہ بدرالدین احمد قادری، سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ  
کی شاعری سے متعلق تحریر فرماتے ہیں: ”آپ عام اربابِ سخن کی طرح  
صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے بلکہ جب  
پیارے مصطفیٰ ﷺ کی یاد تڑپاتی اور دردِ عشق آپ کو بے تاب کرتا تو از  
خود زبان پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے اور یہی اشعار آپ کی سوزشِ عشق  
کی تسکین کا سامان بن جاتے۔“ [سوانح اعلیٰ حضرت / صفحہ: ۳۸۵]

بعینہ یہی حال حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علیہا کا ہے، جب یاد  
مصطفیٰ ﷺ دل کو بے چین کر دیتی ہے تو بے قراری کے قرار کی صورت  
نعت ہوتی ہے۔

آپ نے اپنی شاعری میں جہاں شرعی حدود کا لحاظ رکھا ہے وہیں فنی و عروضی نزاکتوں کی محافظت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ ہونے دیا اور ادب کو خوب برتا، استعمال کیا، سجایا، نبھایا تا کہ جب یہ کلام تنقید نگاروں کی چمکتی میز پر قدم رنجہ ہو تو انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دے کہ فکر کی یہ جولانی، خیال کی یہ بلند پرواز، تعبیر کی یہ ندرت، عشق کی یہ حلاوت واقعی ایک کہنہ مشق اور قادر الکلام شاعر کی عظیم صلاحیتوں کی مظہر ہے۔ فن شاعری، زبان و بیان اور ادب سے واقفیت رکھنے والا ہی یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ حضرت اختر بریلوی کے کلام میں کن کن نکات کی جلوہ سامانیاں ہیں، کیسے کیسے حقائق پوشیدہ ہیں، کلمات کی کتنی رعنائیاں پنہاں ہیں اور خیالات میں کیسی وسعت ہے؟

آپ کا کلام اگرچہ تعداد میں زیادہ نہیں ہے لیکن آپ کے عشق رسول ﷺ کا مظہر، شرعی قوانین کی پاسداری کی شاندار مثال ہے،

آپ کے اسلاف کی عظیم وراثتوں کا بہترین نمونہ اور اردو شاعری  
خصوصاً صنفِ نعت میں گرانقدر اضافہ بھی ہے۔ ملاحظہ کیجئے

یکے از خدام حضور تاج الشریعہ  
محمد دانش احمد اختر القادری

## قصیدۃ فی النحمد و مدح النبی ﷺ

مَالِیْ رَبِّ اِلَّا هُوَ	اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ
لَیْسَ الْبَاقِیْ اِلَّا هُوَ	یَفْنِی الْکُلُّ وَ یَبْقِیْ هُوَ
ذَاکَ حَمِیدٌ عُقْبَاهُ	مَنْ کَانَ دُعَاہُ اَنْ یَّاهُوَ
عَاشَ سَعِیدًا اُخْرَاهُ	مَنْ کَانَ لِرَبِّیْ دُنِیَاہُ
کُلُّ النَّاسِ تَوَلَّاهُ	مَنْ کُنْتَ اِلٰہِیْ مَوَلَّاهُ
ذَاکَ الْخَالِدُ مَحِیَاہُ	مَنْ مَاتَ یَقُوْلُ اَللّٰهُ
اَبْشِرْ عَبْدٌ بِحُسْنَاہُ	رُسُلُ اَللّٰهِ تَلَقَّاهُ
جَنَّةٌ خُلِدِ مَّاوَاہُ	الرِّضْوَانُ لَہُ نُزْلُ
هَلَّا رَبَّکَ تَخْشَاہُ	تَخْشِی النَّاسَ بِلَا جَدْوٰی
اِنَّ الْاَمْنَ بِتَقْوَاہُ	اِبْغِ الْاَمْنَ لَدِیْ رَبِّیْ

تَنْسَى رَبَّكَ يَا فَانِي	دُمْ إِنَّ شِئْتَ بِذِكْرَاهُ
تَرْجُوا النَّاسَ لِحَدِّوَاهُمْ	إِنَّ الْجَدْوَى جَدَّوَاهُ
هَلْ غَيْرُكَ يَخْشَى رَبِّي	غَيْرُكَ رَبِّي يَخْشَاهُ
رَبِّي رَبُّ الْأَرْبَابِ	لَيْسَ يُضَاهِي حَاشَاهُ
فَسِوَاهُ رَبِّ بِأَلِاسْمِ	وَالَهُ الْحَقِّ يَرْعَاهُ
أَلْوَاحِدُ لَيْسَ بِذِي جُزْءٍ	لَا وَاحِدَ حَقًّا إِلَّا هُوَ
أَلْخَلْقُ مَرَايَا مَوْجُودٍ	لَا مَوْجُودَ إِلَّا هُوَ
وَالْكُلُّ مَظَاهِرُ مَشْهُودٍ	لَا مَشْهُودَ إِلَّا هُوَ
فَرُدَّ حَقًّا إِلَّا هَتَاهُ	لَا مَعْبُودَ إِلَّا هُوَ
وَأَنْهَلْ صَلَاةُ اللَّهِ عَلَى	مَنْ لَيْسَ شَفِيعًا إِلَّا هُوَ
مَنْ بِالذِّينِ أَحْيَانَا	حَيُّ اللَّهُ مُحْيَاهُ
عَمَّ الْكُونُ بِرَحْمَتِهِ	كُلُّ الرُّحْمَى رَحْمَاهُ
وَأَزْدَانِ بِلَادِ اللَّهِ بِهِ	فَالْكُلُّ (فَالْكُونُ) ظِلَامٌ لَوْلَاهُ



جَاءَ جَمِيلُ الرَّحْمَانِ	فَاشْكُرْ تَزِدُّ نِعْمَاهُ
حَلَّ الْفَرْحُ بِمَوْلِدِهِ	فَافْرَحْ حَتَّى تَلْقَاهُ
قَدْ نِيطَ حَيَوَةُ الْكُونِ بِهِ	فَالْكَوْنُ عَدِيمٌ لَوْلَاهُ
يَأْمَنُ يُطْلَبُ رِضْوَانَا	مَا الرِّضْوَةُ إِلَّا إِيَّاهُ
كُنْ لِنَبِيِّ (لِحَبِيبِ) اللَّهِ رِضَى	تَحْظَ لَدَيْهِ بِزُلْفَاهُ
إِنَّ النِّعْمَةَ أَحْمَدُنَا ﷺ	يَا طَالِبَ نِعْمَةٍ مَوْلَاهُ
إِنَّ النِّعْمَةَ أَحْمَدُنَا ﷺ	أَلَلَّهُ إِلَيْنَا أَهْدَاهُ
بِرَسُولِ اللَّهِ فَابْتَهِجُوا	فَهُوَ الْفَضْلُ وَبُشْرَاهُ
بِاللَّهِ تَأَيَّدْ نَاصِرُنَا	لَا يُخْذَلُ مَنْ قَدْ رَجَّاهُ
أَدْرِكْ عَبْدَكَ جِيلَانِي	مَنْ غَيْرُكَ يَدْفَعُ بَلَوَاهُ
وَيَزُورُ سَلَامُ الرَّحْمَنِ	خَيْرَ نَبِيِّ نَبَّاهُ

هَذَا اخْتَرُ أَذْنَاكُمْ

رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَاهُ

## ☆ يَا مُجِيبُ يَا مُجَابُ ☆

يَا مُجِيبُ يَا مُجَابُ	أَنْتَ نِعَمَ الْمُسْتَنَابُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ حَقًّا	أَنْتَ لِلنُّعْمَاءِ بَابُ
أَنْتَ مَاتَاهَا وَحِيدًا	فِي الْوَرَى أَنْتَ الْمَابُ
بِالْهُدَى وَالْحَقِّ وَافِي	الْخَلْقَ مَرَّةً لَا يُرَابُ
خَيْرَةٌ لِلَّهِ فِينَا	الْجَمِيعُ مِنْهُ طَابُوا
أَحْمَدُ الْمُخْتَارُ حَبِيبِي	مَنْ لَهُ وَجْهُ يَهَابُ
شَعْرُهُ مِثْلُ السَّحَابِ	وَرُضَابُهُ شَرَابُ
صَدْرُهُ الْمَشْكَاةُ فِيهَا	شَمْعَةٌ لَا بَلْ شِهَابُ
جُودُهُ فَاقَ الْجَوَادِي	وَبِهِ جَادَ السَّحَابُ
قَلْبُهُ مَا لَا يُحَدُّ	كَثْرُهُ بِحُرْعَابُ

فَضْلُهُ دَوْمًا مَزِيدٌ	لَيْسَ يُحْصِيهِ حِسَابٌ
وَجَنَابُهُ الْمُعَلَّى	لَيْسَ يَحْكِيهِ جَنَابٌ
وَمَزَارُهُ أَمَانٌ	وَلِمَنْ عَصَى مَتَابٌ
أُخْتَرُ الْجَانِي أَتَاكَ	فَأَنْفٍ عَنْهُ مَا يُعَابُ

☆.....☆.....☆

☆ رسولُ الله يا كنزَ الأمانى ☆

رسولَ الله يا كنزَ الأمانى

على أعتابكم وقف المُعاني

بهذا الباب يعتزّ الذليل

لهذا الباب يُأتى كل عان

لهذا الباب انتدب الرحيم

ذوى الأوزار من قاص ودان

رسول الله اننى مستجير

لدى أعتابكم من كل جان

رسول الله فامنعنى وكن لى

معينا خير عون فى الزمان

لكم جاءت رواحلنا حفافاً

وكم صدرت محملة عوانى

وكم فاضت بحارك كل حين

وكم جادت سماءك كل آن

فداكم مهجتي أنتم عمادى

مرادى بغيتى كنزى أمانى

الا تحيون من قلبى مواتا  
الأ تاتون مندرس المكان  
ولا زالت بحاركم تفيض  
وأطار الندى مرّ الأوان  
اما للشمس فى ليلى شروق  
الا ما يجلو محياكم كيانى  
وكم جليتكم عمى العيون  
وكم أحييتكم ميت الجنان  
رسول الله انى مستحب  
مدينّتكم على روض الجنان  
رسول الله جودوا بالوصال  
كفى من هجركم ما قد أعانى

## ☆ الْمُفْتِي الْعُظَامُ ☆

ثَوَى الْمُفْتِي الْعُظَامُ مُحِلِّدًا

بِدَارٍ فَأَكْرَمَ بِهِامِنْ دَارٍ

مفتی اعظم ایک گھر میں اقامت گزریں ہوئے تو اس گھر کی کرامت کا کیا پوچھنا؟

حَوَتْ فِي عَقْرِهَا شَمْسُ الزَّمَانِ

فَأَمْسَتْ مِنْ سَنَاهَا مَطْلَعُ الْأَنْوَارِ

جس نے اپنی تہہ میں زمانے کے سورج کو سمو لیا تو اس کی چمک سے وہ مطلع انوار ہو گیا۔

سَمَاءُ الْفَضْلِ بَدْرُ سَمَائِنَا

أَيَادِيهِ فِينَا كَالسَّمَاءِ الْمِدْرَارِ

فضل کا آسمان اور ہم سنیوں کے آسمان کا ماہ تمام جس کے احسانات ہم میں بارشِ پیہم کی طرح ہیں ان کا سایہ اوجھل ہو گیا۔

سَمَاوَتُهُ غَابَتْ فَأَظْلَمَتِ الدُّنْيَا

فَمَنْ لَوْ قُوفٍ مُوقِفُ الْمُحْتَارِ

روشنی غم ہوگئی اور دنیا اندھری ہوگئی اب حیرت میں کھڑے لوگوں کی دنگیری کو کون ہے؟

لَوِ اسْتَمَعْنَا لَكُنَّا فِدَاءُ هُ

وَزِدْنَاهُ اَضْعَافاً مِّنَ الْاَعْمَارِ

اگر ہم کر سکتے تو ان کے اوپر فدا ہو جاتے اور ان کی عمر کو کئی گنا اپنی عمروں سے بڑھا دیتے۔

وَلَكِنَّ اَمْرَ اللّٰهِ لَا بُدَّ كَائِنٌ

وَمَا حِيلَةٌ تُغْنِيْ مِنْ الْاَقْدَارِ

لیکن اللہ کا کام لامحالہ ہو کر رہتا ہے اور کوئی حیلہ قضا و قدر کے آگے نہیں چلتا۔

تَخَلَّيْتُ مِنْ دُنْيَاكَ يَا بَهْجَةُ الدُّنْيَا

فَهَاتِيْكَ قَفْرٌ دَارِسُ الْاَثَارِ

تم اپنی دنیا سے کنارہ کش ہوئے اے دنیا کی زینت اب دنیا ویرانہ ہے جس کے آثار مٹے ہوئے ہیں

رَحِيْلُكَ شَيْخِيْ ثَلَمَةٌ اَيُّ ثَلَمَةٍ

بِذَا الدِّينِ جَلْتُ عَنِ الْاَظْهَارِ

میرے مرشد تمہاری رحلت اس دین میں رخنہ ہے کیسا رخنہ کہ جس کا اظہار نہیں ہو سکتا۔

سَأَلُونِ أَخْتَرَ إِرْخَ رِحْلَةِ سَيِّدِي

فَقُلْتُ عَظِيمُ الشَّانِ لَيْشُنَا الدَّارِي

مجھ سے اختر میرے سردار کی تاریخِ رحلت لوگوں نے پوچھی تو میں نے کہا ”عظیم الشان“

۱۴۰۶ھ



☆ هل ذاكم حبيب الرحمن ثاويا ☆

منقبت در شان حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ

كيف الوصول صاح لدى الشامخ الأشم

من أعجز الشوامخ العليا من الشمم

مارءى مثله فى الفضل والثناء

فهوا السماء ليست من فوقها سما



فاق المجاهدين هذا المجاهد

هذا الفتى بذاكم شهد المشاهد

ان الذين قالوا لله ربنا

عاشوا بموتهم فى دوحة المنى

هل ذاكم حبيب الرحمن ثاويا

فى الرمس ام سراج فى الترب خافيا

شبهته ورمسا قد ضمّ جسمه

بالبدر حلّ فى برج فضّمه

مارمسه سوى مراة عينه

يعلوه بهجة وزين بزينه

قالومنى مضى رأيت اختر

ناديت خاض فى النعماء يحبر

## ☆ عربی سلام ☆

هَادِي السَّبِيلِ يَا مَنَارَ سَلام

عَدَدَ الْبَرِّ وَالْبَحَارِ سَلام

يَتَوَالِي عَلَيْكَ مِنْ قَلْبِي

مَا تَرْنَمُ الْهَزَارُ سَلام

قَدَرَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

عَدَدَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَلام

بَلْ عَلَيْكَ سَائِرَ الدَّهْرِ

عَدَدَ الزَّحْفِ وَالْفَرَارِ سَلام

يَا سِرَاجُ الْمُنِيرِ مِنْ رَبِّي

مِنْ بِهِ الْعَالَمُ اسْتَنَارَ سَلام

يا رسول الأنام أحمدهم

قدوة القادة الخيار سلام

يا معيناً لكل ملهوف

خير جار لذي استجار سلام

يا صبا بلغى إلى حبي

من بعيد عن الديار سلام

هائم في طلاب طيبة

مستهام له الجوار سلام

مُهَجَّتِي بُنَيْتِي وَعَائِلَتِي

كَلَّهَاتُ قُرَى الْمَزَارِ سَلَام

جاءت العصاة سدتك

يستجيرون يا مجار سلام

منکم ترتجی شفاعتکم  
للجنة الکبار سلام

ويتوبون من ذنوبهم  
بشر وهم بالاغتفار سلام

لمن از دار طیتکم  
جنة الخلد والقرار سلام

ولمن هوئى مدینتکم  
مثلہ یا خیار سلام

اجعلونى من اهل بلدتکم  
وعلیکم ذوی الفخار سلام

ما تبسمت زهور ربی  
رُش کالطلّ فی الخضار سلام

و سلام کثاقب النجم

ثم كالشمس فى النهار سَلام

و سَلام كمائد الغصن

ثم كالزهر فى ازدهار سَلام

اشتكى القلب هجر كم

قربونى من الديار سَلام

شرف اللّٰه قدر كم

شرفونى بالازديار سَلام

كم زهى منكم شرف

كم سمنى منكم الفخار سَلام

كم سمت بكم أصولكم

كم على منكم النجار سَلام

سادتی أنکم لمأمنة

للذی سامه الشرار سَلام

لن يضام الذی أحبکم

بل له دائم الوقار سَلام

کم لکم من سَوَابِغِ النِّعمِ

دائماتِ بلا انحصار سَلام

أختر المجتدی یبلغکم

سائلا مِنکم الجوار سَلام

☆.....☆.....☆

## ☆ دعونی أسئل الرحمان سولی ☆

تلومونی علی ذنب عظیم

ومن یات الذنوب فقد ألاما

بڑے گناہ پر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اور جو گناہ کرے گا مستحق ملامت ہوگا۔

ولطف اللہ أوسع أن یضيقا

بمثلی فاسمعوا ودعوا الملا ما

اور اللہ کی مہربانی وسیع تر ہے اس سے کہ تنگ ہو میرے مثل پر تو یہ سنو اور ملامت چھوڑو

دعونی أسئل الرحمان سولی

وانی واثق أن لن أضاما

مجھے رحمت والے خدا سے بھیک مانگنے دو اور میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ وہ قہر نہ کریگا۔

فلی میثاق ربی أن یتوبا

علیّ وهو عن خلف تساما

کیونکہ میرے لئے میرے رب کا وعدہ ہے کہ وہ میری توبہ قبول فرمائے گا اور وہ وعدہ خلافی سے پاک ہے۔

الہی فاغفر لی ما مضی من

ذنوبی قبل أن ألقى حماما

میرے معبود جو کچھ میرے گناہ ہو چکے مجھے موت ملنے سے پہلے معاف فرمادے۔

وللاخوان والأصحاب أنا

دعونا کافا فادخلنا السلاما

اور میرے بھائیوں اور ساتھیوں کو معاف فرما ہم نے تجھ سے دعا کی تو ہم کو جنت میں داخل فرما۔

وجنبنا عذاب النار ربی

فانّ عذابها کان غراما

اور ہم کو جہنم کے عذاب سے دور کر دے اے میرے رب اس لئے کہ دوزخ کا عذاب سخت ہے۔



وَأَبْقِ الْمَفْتَى الشَّيْخَ الْجَلِيلَا

عَلَى اَعْدَائِهِ دَوْمًا حَسَامَا

اور مفتی شیخ جلیل کو ان کے دشمنوں پہ ہمیشہ تلوار بنائے رکھ۔

وَمَتَّعْنَا بِهِ دَهْرًا طَوِيلَا

وَبَارِكْ فِيهِ وَارْفَعْهُ مَقَامَا

اور ان سے ہم کو طویل زمانہ تک فائدہ عطا فرما اور ان کی ذات میں برکت دے اور  
ان کا مقام بلند فرما۔

بجاء المصطفی من جاء فينا

رسولا هاديا يجلو الظلاما

مصطفیٰ کی عزت کا صدقہ جو ہم میں تشریف لائے ایسے رسول ہادی ہو کر کہ اندھیری  
کو روشن فرماتے ہیں۔

## ☆ أَلَا يَا خَمِينِي يَا فَاجِرُ ☆

أَفُقٌ مِنْ ضَلَالِكَ يَا خَاسِرُ	أَلَا يَا خَمِينِي يَا فَاجِرُ
فَجِيْشُ الْعِرَاقِ هُوَ الظَّافِرُ	أَفِيضُوا بِهِجَاءٍ أَوْ أَقْصِرُوا
فَمَجْدُ الْعِرَاقِ هُوَ الظَّاهِرُ	أَبَى أَنْ يُّهَوَّنَ الْعِرَاقُ الْأَبَى
لَفِي غَايَةِ مَا لَهَا حَازِرُ	وَإِنَّ الْعِرَاقَ بِعُلْيَاءِ هـ
وَمَجْدٌ مَجِيدٌ لَهُ زَاهِرُ	لِيَهْنَأَ الْعِرَاقُ الْحَبِيبُ الْعَلِيُّ
مَنْعِيْعًا فَلَيْسَ لَهُ كَاسِرُ	يُظَلُّ الْعِرَاقُ بِحُرُزِ الْإِلَهِ
أَذْلَاءُ لَيْسَ لَهُمْ نَاصِرُ	وَيُرْدَى الْخَمِينِي وَأَحْزَابُهُ
مَلِيْكُ الْوَرَى الْقَادِرُ الْقَاهِرُ	وَيَكْفِي الْعِرَاقَ قِتَالُ الْعَدَى

☆.....☆.....☆

## ☆ اَعینایِ جودِ اولاً تجمدا ☆

أعینایِ جودِ اولاً تجمدا

وكونا لخير البلاد فدى

ألا تبكيان لهما من أسى

ألا تهميان لارض الهدى

وما قد أبیح لهما من حمى

وما قد أريق بهما من دما

ألا تبكيان لبغدادنا

وقد قذفوه شرار العدى

ألا فاسلوانى بدمع همى

فان البكاء لخير العزاء

بایا الزمانِ غدث دیمه

وانّ الخمینى اشدّ البلاء

أدم عزّمکة یاربّنا

وَبُعْدًا لِمَن ضامّ امّ القرى

وتبّأ لِمَن رفضوا دینهم

وسُحِقا لِشِرعَة عبدا لهوى

لقد ضلّ قوم بأصنامهم

وامّا بهذا الخمینى فلا

کأین بایران من مُضحک

ولکنّه ضحک کالبکا

جهلتم على الناس کى تجهلوا

براقش تجنى على نفسها

قطعتم عن الناس جبلکم  
فجرّو اليکم حبال الردی

خمینیه ان شئتم رفعة

فدينوا بما دان أهل الرضا

وَكُفُّوا عَنِ الرِّفْضِ خَيْرًا لَّكُمْ

وَكُفُّوا عَنِ النَّاسِ دَابَّ الْأَذَى

وخلّو العراق يخليکم

وكونوا الجیرتکم أوفیا

وصافو المؤدة جیرانکم

يكونوا لکم جيرة أصدقا

وراعوا الخلیج كأوطانکم

فلا تشعلوا فيه نار الوغی

وكونوا مع العرب أقوى يد

وكونوا على من سواكم يدا

دعوا من تطرّف في معزل

وفرّوا الى الله والمصطفى ﷺ

الى المصطفى فافزعوا تهتدوا

والآسلكتم طريق التوى

كذاكم تعيشون في منعة

والآذهبتم أيادي سبا



## ☆ تَدَاعَوْا فَحُجَّوْا إِلَى لَنْدَنِ ☆

سَمَعْنَا بِرَهْطِ خَمِينِيَّةِ

تَدَاعَوْا فَحُجَّوْا إِلَى لَنْدَنِ

تَوَافَوْا بِلَنْدَنِ فِي مَجْمَعِ

وَجَاءُوا بِرَأْيِ لَهُمُ الْعَيْنِ

أَرَادُوا ضَلَالِ الْوَرَى مِثْلَهُمْ

فَوَدَّوْا إِمَامَةَ ذَا الْأَرْعَنِ

تَمَنَّوْا وَلَايَةَ أَرْضِ الْهَدَى

وَيَأْبَى الْأَلَهَ سِوَى الْمُؤْمَنِ

وَحَقَّ أَوْلَى الْبَغْيِ فِي مَكَّةِ

جَلَاءَ عَنِ الْبَيْتِ وَالْمَأْمَنِ

ومن كان حربا على مكة

فما أن يحجّ سوى لندن

ومن سام أهل الحجاز أذى

أديمت عليه رَحَى مدينِ





## ☆ سہرا ☆

بتقریب شادی خانہ آبادی برادر عزیز مولوی منان رضا خان سلمہ

الحمد للجواد الوہاب المراد

حمد ہے اس جواد کو بخشندہ مراد کو

منان یا عمادی شکرا علی الرشاد

منان اے مرے عماد شکر ہدایت و رشاد

و علی ذہ الیادی فینا علی التمادی

شکر ہے نعمتوں کا بھی دائم جو ہم پہ ہیں تری

ثم الصلوۃ علی خیر الوری العادی

تسلیم اس حبیب (ﷺ) پر سب سے جو اچھا رہبر

والآل معتمدی واصحاب اسیادی

اور نبی کی آل پر	یارانِ خوش خصال پر
ماغرقت ورقا	وترنم الشادی
جب تک رہیں یہ چہچہے	جب تک رہیں یہ زمزمے
غِب السلام یا	اهلِ الزنادی
بعد سلام سنیو!	عرض یہ میری اب سنو
ان النکاح سنة	من احمد العباد
ہے یہ نکاح خوش نہاد	سنت احمد العباد (ﷺ)
صلیٰ علیہ ربی	ماجادات الجواد
اس پر ہوں رب کی رحمتیں	جب تک رہیں یہ بارشیں
ابشراخی بصیحة	غراء سمح القياد
بھائی کو دوں یہ خوش خبر	آئی صبیحہ خوش گھر

## ☆ چشمہ شربت کا ☆

لبِ کوثر ہے میلہ تشنہ کا مانِ محبت کا  
وہ ابلا دست ساقی سے وہ ابلا چشمہ شربت کا

یہ عالمِ انبیاء پر ان کے سرور کی عنایت کا  
جسے دیکھو لئے جاتا ہے پروانہ شفاعت کا

پلا دے اپنی نظروں سے چھلکتا جامِ رویت کا  
شہ کوثرِ ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

وہی جو رحمۃ للعالمین ہیں جانِ عالم ہیں  
بڑا بھائی کہے ان کو کوئی اندھا بصیرت کا

مہ و خورشید و انجم میں چمک اپنی نہیں کچھ بھی  
اجالا ہے حقیقت میں انہیں کی پاک طلعت کا

بھٹکتا یوں پھرے کب تک تمہارا اخترِ خستہ  
دکھا دو راستہ اس کو خدا را شہرِ الفت کا

☆.....☆.....☆

☆ کاش گنبدِ خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا ☆

داغِ فرقتِ طیبہ قلبِ مضطرب جاتا

کاش گنبدِ خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

دمِ مرا نکل جاتا ان کے آستانے پر

ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا

میرے دل سے دھل جاتا داغِ فرقتِ طیبہ

طیبہ میں فنا ہو کر طیبہ ہی میں مل جاتا

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں  
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

خلد زارِ طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا  
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا  
دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی  
اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

فرقتِ مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے  
کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا  
دل مرا بچھا ہوتا ان کی رہ گزاروں میں  
ان کے نقشِ پا سے یوں مل کے مستقل جاتا  
دل پہ وہ قدم رکھتے نقشِ پا یہ دل بنتا  
یا تو خاکِ پا بن کر پا سے متصل جاتا

وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر  
دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا  
چشمِ تر وہاں بہتی دل کا مدعا کہتی  
آہ با ادب رہتی مونہ میرا سل جاتا  
در پہ دل جھکا ہوتا اذن پا کے پھر بڑھتا  
ہر گناہ یاد آتا دل نخل نخل جاتا  
میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا  
داغِ فرقتِ طیبہ پھول بن کے کھل جاتا  
ان کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری  
سائلِ درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

☆ ہمیں اب دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا ☆

وہ بڑھتا سایہِ رحمت چلا زلفِ معنبر کا

ہمیں اب دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا

جو بے پردہ نظر آجائے جلوہ روئے انور کا

ذرا سا منہ نکل آئے ابھی خورشیدِ خاور کا

شہِ کوثرِ ترحمِ تشنہ دیدار جاتا ہے

نظر کا جام دے پردہ رخ پر نور سے سر کا

ادبِ گاہِست زیرِ آسماں از عرشِ نازک تر

یہاں آتے ہیں یوں عرشی کہ آوازہ نہیں پرکا

ہماری سمت وہ مہرِ مدینہ مہرباں آیا

ابھی کھل جائے گا سب حوصلہ خورشیدِ محشر کا

چمک سکتا ہے تو چمکے مقابل ان کی طلعت کے  
ہمیں بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا

رواں ہو سلسبیلِ عشقِ سرور میرے سینے میں  
نہ ہو پھر نار کا کچھ غم نہ ڈر خورشیدِ محشر کا

ترا ذرہ وہ ہے جس نے کھلائے ان گنت تارے  
ترا قطرہ وہ ہے جس سے ملا دھارا سمندر کا

بتانا تھا کہ نیچر ان کے زیرِ پا مسخر ہے  
بنا پتھر میں یوں نقشِ کفِ پا میرے سرور کا

وہ ظاہر کے بھی حاکم ہیں وہ باطن کے بھی سلطان ہیں  
نرالا طورِ سلطانی ہے شاہوں کے سکندر کا

یہ سن لیں سایۂ جسمِ پیمبر ڈھونڈنے والے  
بشر کی شکل میں دیگر ہے وہ پیکرِ پیمبر کا



وہ ظلِ ذاتِ رحماں ہیں نبوت کے مہِ تاباں  
نہ ظلِ کا ظلِ کہیں دیکھا نہ سایہ ماہ و اختر کا

☆.....☆.....☆

☆ تیرا آقا شہنشاہِ کونین ہے ☆

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائیگا  
پر یہ نازان کے بندے کا دیکھیں گے سب تھام کر ان کا دامن مچل جائیگا

موج کترا کے ہم سے چلی جائیگی رخ مخالف ہوا کا بدل جائیگا  
جب اشارہ کریں گے وہ نامِ خدا اپنا بیڑا بھنور سے نکل جائیگا

یوں تو جیتا ہوں حکمِ خدا سے مگر میرے دل کی ہے ان کو یقیناً خبر  
حاصلِ زندگی ہوگا وہ دن مرا ان کے قدموں پہ جب دم نکل جائیگا

ربِ سلم وہ فرمانیوالے ملے کیوں ستاتے ہیں اے دل تجھے وسوسے  
پل سے گذریں گے ہم وجد کرتے ہوئے کون کہتا ہے پاؤں پھسل جائیگا

اختر خستہ کیوں اتنا بے چین ہے تیرا آقا شہنشاہِ کونین ہے  
لو لگا تو سہی شاہِ لولاک سے غم مسرت کے سانچے میں ڈھل جائیگا



## ☆ مناجات کی رات ☆

آج کی رات ضیاؤں کی ہے بارات کی رات

فصلِ نوشاہِ دو عالم کے بیانات کی رات

شبِ معراج وہ اَوْحیٰ کے اشارات کی رات

کون سمجھائے وہ کیسی تھی مناجات کی رات

چھائی رہتی ہیں خیالوں میں تمہاری زلفیں

کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

رند پیتے ہیں تری زلف کے سائے میں سدا

کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

رخِ تابانِ نبی زلفِ معنبر پہ فدا

روزِ تابندہ یہ مستی بھری برسات کی رات

دل کا ہر داغ چمکتا ہے قمر کی صورت  
کتنی روشن ہے رُخِ شہ کے خیالات کی رات

ہر شب ہجر لگی رہتی ہے اشکوں کی جھڑی  
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

جس کی تنہائی میں وہ شمعِ شبستانی ہو  
رِشکِ صد بزم ہے اس رِندِ خرابات کی رات

بلبلِ باغِ مدینہ کو سنا دے اختر  
آج کی شب ہے فرشتوں سے مباحات کی رات

☆.....☆.....☆

## ☆ ستارہائے فلک ☆

جھکے نہ بارِ صدا حساں سے کیوں بنائے فلک

تمہارے ذرے کے پر تو ستارہائے فلک

یہ خاکِ کوچہٴ جاناں ہے جس کے بوسہ کو

نہ جانے کب سے ترستے ہیں دیدہائے فلک

عفو و عظمتِ خاکِ مدینہ کیا کہئے

اسی تُراب کے صدقے ہے اعتدائے فلک

یہ ان کے جلوے کی تھیں گرمیاں شبِ اسری

نہ لائے تابِ نظر بہکے دیدہائے فلک

قدم سے ان کے سرِ عرش بجلیاں چمکیں

کبھی تھے بند کبھی وا تھے دیدہائے فلک

میں غم نصیب بھی تری گلی کا کتا ہوں

نگاہِ لطف ادھر ہو نہ یوں ستائے فلک

یہ کس کے در سے پھرا ہے تو نجدی بے دیں

برا ہو تیرا ترے سر پہ گر ہی جائے فلک

جو نام لے شہِ عرشِ بریں کا تو اختر

بصد ادب پئے تسلیم سر جھکائے فلک

☆.....☆.....☆

☆ مہرِ درخشانِ جمال ☆

اس طرف بھی اک نظر مہرِ درخشانِ جمال

ہم بھی رکھتے ہیں بہت مدت سے ارمانِ جمال

تم نے اچھوں پہ کیا ہے خوب فیضانِ جمال  
ہم بدوں پر بھی نگاہِ لطف سلطانِ جمال

اک اشارے سے کیا شقِ ماہِ تاباں آپ نے  
مرحبا صد مرحبا صَلِّ عَلٰی شانِ جمال

تیری جاں بخشی کے صدقے اے مسجائے زماں  
سنگریزوں نے پڑھا کلمہ ترا جانِ جمال

کب سے بیٹھے ہیں لگائے لودر جاناں پہ ہم  
ہائے کب تک دید کو ترسیں فدا یانِ جمال

فرش آنکھوں کا بچھاؤ رہ گزر میں عاشقو!  
ان کے نقشِ پا سے ہو گے مظہرِ شانِ جمال

مر کے مٹی میں ملے وہ نجدیو! بالکل غلط  
حسبِ سابق اب بھی ہیں مرقد میں سلطانِ جمال

گرمی محشر گنہگارو! ہے بس کچھ دیر کی  
ابر بن کر چھائیں گے گیسوئے سلطانِ جمال

کر کے دعویٰ ہمسری کا کیسے منہ کے بل گرا  
مٹ گیا وہ جس نے کی توہینِ سلطانِ جمال  
حاسدانِ شاہِ دیں کو دیجئے اخترِ جواب  
درحقیقت مصطفیٰ پیارے ہیں سلطانِ جمال  
☆.....☆.....☆

☆ کبھی رہتے وہ اس گھر میں ☆

تلاطم ہے یہ کیسا آنسوؤں کا دیدہ تر میں  
یہ کیسی موجیں آئی ہیں تمنا کے سمندر میں



ہجومِ شوق کیسا انتظارِ کوئےِ دلبر میں  
دلِ شیدا سماتا کیوں نہیں اب پہلو و بر میں  
تجسس کروٹیں کیوں لے رہا ہے قلبِ مضطر میں  
مدینہ سامنے ہے بس ابھی پہنچا میں دم بھر میں  
یہ بخشش ہو رہی ہیں میرے دل میں پہلو و بر میں  
کہ دیکھیں کون پہنچے آگے آگے شہرِ دلبر میں  
مدینے تک پہنچ جاتا کہاں طاقت تھی یہ پر میں  
یہ سرور کا کرم ہے، ہے جو بلبلِ باغِ سرور میں  
مدینے کی وہ مرگِ جانفزا گر ہے مقدر میں  
امر ہو جائیں گے مر کے دیا رِ روح پرور میں  
جو تو اے طائرِ جاں کام لیتا کچھ بھی ہمت سے  
نظر بن کر پہنچ جاتے تجلی گاہِ سرور میں

اجالے میں گمے ہوتے تجلی گاہِ سرور کے  
نظر سے چھپکے ہم رہتے تجلی گاہِ سرور میں  
نہ رکھا مجھ کو طیبہ کی قفس میں اس ستم گر نے  
ستم کیسا ہوا بلبل پہ یہ قیدِ ستم گر میں  
ستم سے اپنے مٹ جاؤ گے تم خود اے ستمگارو!  
سنو! ہم کہہ رہے ہیں بے خطر دورِ ستم گر میں  
گذر گا ہوں میں ان کی میں بچھاتا دیدہ و دل کو  
قدم سے نقش بنتے میرے دل میں دیدہ تر میں  
بناتے جلوہ گاہِ ناز میرے دیدہ و دل کو  
کبھی رہتے وہ اس گھر میں کبھی رہتے وہ اس گھر میں  
مدینے سے رہیں خود دور اُس کو روکنے والے  
مدینے میں خود اختر ہے ، مدینہ چشمِ اختر میں

## ☆ تیری چوکھٹ پہ ☆

تیری چوکھٹ پہ جو سراپنا جھکا جاتے ہیں

ہر بلندی کو وہی نیچا دکھا جاتے ہیں

سرفرازیِ اجل ان کو ملا کرتی ہے

نخوتِ سر جو ترے در پہ مٹا جاتے ہیں

ڈوبے رہتے ہیں تیری یاد میں جو شام و سحر

ڈوبتوں کو وہی ساحل سے لگا جاتے ہیں

اے مسیحا ترے بیمار ہیں ایسے بیمار

جہاں بھر کا دکھ درد مٹا جاتے ہیں

مرنے والے رخِ زیبا پہ ترے جانِ جہاں

عیشِ جاوید کے اسرار بتا جاتے ہیں

آسماں تجھ سے اٹھائے نہ اٹھیں گے سن لے  
ہجر کے صدمے جو عشاق اٹھا جاتے ہیں

ذکرِ سرکار ﷺ بھی کیا آگ ہے جس سے سنی  
بیٹھے بیٹھے دلِ نجدی کو جلا جاتے ہیں

جن کو شیرینی میلاد سے گھن آتی ہے  
آنکھ کے اندھے انہیں کوا کھلا جاتے ہیں

دشتِ طیبہ میں نہیں کیل کا کھٹکا اختر  
نازک اندام وہاں برہنہ پا جاتے ہیں

☆.....☆.....☆

☆ ان کے در کی بھیک اچھی ☆

بُوالہوس سُن سیم و زر کی بندگی اچھی نہیں

ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

سروری کیا چیز ہے ان کی گدائی کے حضور

ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

انکی چوکھٹ چوم کر خود کہہ رہی ہے سروری

ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

سروری خود ہے بھکارنِ بندگانِ شاہ کی

ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

سروری پا کر بھی کہتے ہیں گدایانِ حضور

ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

تاج خود را کاسہ کردہ گوید ایں جا تاجور  
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

تاج کو کاسہ بنا کر تاجور کہتے ہیں یوں  
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

مفتی اعظم یکے از مردمانِ مصطفیٰ  
اس رضائے مصطفیٰ سے دشمنی اچھی نہیں

حجتہ الاسلام اے حامدِ رضا بابائے من  
تم کو بن دیکھے ہماری زندگی اچھی نہیں

خاکِ طیبہ کی طلب میں خاک ہو یہ زندگی  
خاکِ طیبہ اچھی اپنی زندگی اچھی نہیں

آرزو مند ان گل کانٹوں سے بچتے ہیں کہیں  
خاکِ طیبہ سے تری پہلو تھی اچھی نہیں

دشتِ طیبہ کے فدائی سے جناں کا تذکرہ  
جو رلا دے خون ایسی دل لگی اچھی نہیں

دشتِ طیبہ چھوڑ کر میں سیرِ جنت کو چلوں  
رہنے دیجے شیخ جی دیوانگی اچھی نہیں

جو جنونِ خلد میں کوؤں کو دے بیٹھے دھرم  
ایسے اندھے شیخ جی کی پیروی اچھی نہیں

عقل چوپایوں کو دے بیٹھے حکیمِ تھانوی  
میں نہ کہتا تھا کہ صحبتِ دیو کی اچھی نہیں

یادِ جاناں میں معاذ اللہ ہستی کی خبر  
یادِ جاناں میں کسی سے آگہی اچھی نہیں

شامِ ہجراں میں ہمیں ہے جستجو اس مہر کی  
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

طوقِ تہذیبِ فرنگی توڑ ڈالو مومنو!

تیرگی انجام ہے یہ روشنی اچھی نہیں

شاخِ گل پر ہی بنائیں گے عنادلِ آشیاں

برق سے کہہ دو کہ ہم سے ضد تری اچھی نہیں

جو پیا کو بھائے اختر وہ سہانا راگ ہے

جس سے ناخوش ہوں پیا وہ راگنی اچھی نہیں

☆.....☆.....☆

☆ ذوقِ طلب ☆

گر ہمیں ذوقِ طلب سا رہنما ملتا نہیں

راستہ ملتا نہیں اور مدعا ملتا نہیں



جھک کے مہر و ماہ گویا دے رہے ہیں یہ صدا  
دوسرا میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں

اِبْتَغُوا فرما کے گویا رب نے یہ فرما دیا  
بے وسیلہ نجدیو! ہر گز خدا ملتا نہیں

ان سے امید وفا اے دل محض بیکار ہے  
اہل دنیا سے محبت کا صلہ ملتا نہیں

کس نے تجھ سے کہہ دیا دل بے غرض آتے ہیں وہ  
بے غرض نادان کوئی بے وفا ملتا نہیں

دیکھتے ہی دیکھتے سب اپنے بیگانے ہوئے  
اب تو ڈھونڈے سے بھی کوئی آشنا ملتا نہیں

لو لگاتا کیوں نہیں بابِ شہِ کونین سے  
ہاتھ اٹھا کر دیکھ تو پھر ان سے کیا ملتا نہیں

تیرے میخانے میں جو کھینچی تھی وہ مے کیا ہوئی  
بات کیا ہے آج پینے کا مزہ ملتا نہیں  
ساقیا تیری نگاہِ ناز مے کی جان تھی  
پھیر لی تو نے نظر تو وہ نشہ ملتا نہیں  
پینے والے دیکھ پی کر آج ان کی آنکھ سے  
پھر یہ عالم ہوگا کہ خود کا پتہ ملتا نہیں  
اخترِ خستہ عبث در در پھرا کرتا ہے تو  
جُز درِ احمد ﷺ کہیں سے مدعا ملتا نہیں



## ☆ بندہ پرور ایڑیاں ☆

عرش پر ہیں اُن کی ہر سوجلوہ گستر ایڑیاں

گہہ بہ شکل بدر ہیں گہہ مہرِ انور ایڑیاں

میں فدا کیا خوب ہیں تسکینِ مضطر ایڑیاں

روتی صورت کو ہنسا دیتی ہیں اکثر ایڑیاں

دافعِ ہر کرب و آفت ہیں وہ یاور ایڑیاں

بندۂ عاصی پہ رحمت بندہ پرور ایڑیاں

غنجۂ امید ان کی دید کا ہوگا کبھی

پھول کہ ہیں اب نظر میں ان کی خوشتر ایڑیاں

نور کے ٹکڑوں پہ ان کے بدر و اختر بھی فدا

مرحبا کتنی ہیں پیاری ان کی دلبر ایڑیاں

یا خدا تا وقتِ رخصت جلوہ افگن ہی رہیں  
آسمانِ نور کی وہ شمسِ اظہر ایڑیاں  
ان کی رفعت واہ واہ کیا بات اختر دیکھ لو  
عرشِ اعظم پر بھی پہنچیں ان کی برتر ایڑیاں  
☆.....☆.....☆

## ☆ شمس و قمر کا جواب ☆

تمہارے در پہ جو میں باریاب ہو جاؤں  
قسم خدا کی شہا کامیاب ہو جاؤں  
جو پاؤں بوسہ پائے حضور کیا کہنا  
میں ذرہ شمس و قمر کا جواب ہو جاؤں

مری حقیقتِ فانی بھی کچھ حقیقت ہے

مروں تو آج خیال اور خواب ہو جاؤں

جہاں کے قوس و قزح سے فریب کھائے کیوں

میں اپنے قلب و نظر کا حجاب ہو جاؤں

جہاں کی بگڑی اسی آستاں پہ بنتی ہے

میں کیوں نہ وقفِ درِ آنجناب ہو جاؤں

تمہارا نام لیا ہے تلاطمِ غم میں

میں اب تو پارِ رسالت مآب ہو جاؤں

یہ میری دوری بدل جائے قرب سے اختر

اگر وہ چاہیں تو میں باریاب ہو جاؤں

☆.....☆.....☆

☆ اپنے در پہ جو بلاؤ ☆

اپنے در پہ جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو

میری بگڑی جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

قیدِ شیطان سے چھڑاؤ تو بہت اچھا ہو

مجھ کو اپنا جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

گردشِ دور نے پامال کیا مجھ کو حضور

اپنے قدموں میں سلاؤ تو بہت اچھا ہو

یوں تو کہلاتا ہوں بندہ میں تمہارا لیکن

اپنا کہہ کے جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو

غمِ پیہم سے یہ بستی مری ویران ہوئی

دل میں اب خود کو بساؤ تو بہت اچھا ہو

کیف اس بادۂ گلنار سے ملتا ہی نہیں  
اپنی آنکھوں سے پلاؤ تو بہت اچھا ہو

تم تو مردوں کو چلا دیتے ہو میرے آقا  
میرے دل کو بھی چلاؤ تو بہت اچھا ہو

جس نے شرمندہ کیا مہر و مہ و انجم کو  
اک جھلک پھر وہ دکھاؤ تو بہت اچھا ہو

روچکایوں تو میں اوروں کے لئے خوب مگر  
اپنی الفت میں رلاؤ تو بہت اچھا ہو

یوں نہ اختر کو پھراؤ مرے مولیٰ در در  
اپنی چوکھٹ پہ بٹھاؤ تو بہت اچھا ہو

☆.....☆.....☆

☆ عجب انجمن آرائی ہو ☆

درِ جاناں پہ فدائی کو اجل آئی ہو

زندگی آ کے جنازے پہ تماشائی ہو

تیری صورت جو تھوڑ میں اُتر آئی ہو

پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

نیک ساعت سے اجل عیشِ ابد لائی ہو

درِ جاناں پہ کوئی محوِ جبیں سائی ہو

سنگِ در پر ترے یوں ناصیہ فرسائی ہو

خود کو بھولا ہوا جاناں ترا شیدائی ہو

خود بخود خلد وہاں کھنچ کے چلی آئی ہو

دشتِ طیبہ میں جہاں بادیہ پیائی ہو



موسمِ مے ہو وہ گیسو کی گھٹا چھائی ہو  
چشمِ ساقی سے پییں جلسہٴ صہبائی ہو

چاندنی رات میں پھر مے کا وہ اک دور چلے  
بزمِ افلاک کو بھی حسرت مے آئی ہو

ان کے دیوانے کھلی بات کہاں کرتے ہیں  
بات سمجھے وہی جو صاحبِ دانائی ہو

مہرِ خاور پہ جمائے نہیں جمتی نظریں  
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

دشتِ طیبہ میں چلوں چل کے گروں گر کے چلوں  
ناتوانی مری صد رشکِ توانائی ہو

گل ہو جب اخترِ خستہ کا چراغِ ہستی  
اس کی آنکھوں میں ترا جلوہٴ زیبائی ہو

## ☆ دیارِ مدینہ ☆

وہ چھائی گھٹا بادہ بارِ مدینہ

پیئے جھوم کر جاں نثارِ مدینہ

وہ چمکا وہ چمکا منارِ مدینہ

قریب آرہا ہے دیارِ مدینہ

نہا لیں گنہ گارِ ابرِ کرم میں

اُٹھا دیکھئے وہ غبارِ مدینہ

خدا یاد فرمائے سوگندِ طیبہ

زہے عظمت و افتخارِ مدینہ

اگر دیکھے رضواں چمن زارِ طیبہ

کہے دیکھ کر یوں وہ خارِ مدینہ

مدینے کے کانٹے بھی صدرِ شکِ گل ہیں

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ

نہیں جچتی جنت بھی نظروں میں ان کی

جنہیں بھا گیا خارِ زارِ مدینہ

مری جان سے بھی وہ نزدیک تر ہیں

وہ مولائے ہر بے قرارِ مدینہ

کروں فکر کیا میں غمِ زندگی کی

میں ہوں بندہ غمِ گسارِ مدینہ

چلا دورِ ساغرِ مئے نابِ چھلکی

رہے تشنہ کیوں بادِ خوارِ مدینہ

چلا کون خوشبو لٹاتا کہ اب تک

ہے مہکی ہوئی رہ گزارِ مدینہ

سحر دن ہے اور شامِ طیبہ سحر ہے  
انوکھے ہیں لیل و نہارِ مدینہ  
بلا اخترِ خستہ جاں کو بھی در پر  
میں صدقے ترے شہر یارِ مدینہ

☆.....☆.....☆

## ☆ نعرۂ رسالت ☆

صدرِ بزمِ کثرت ، یا رسول اللہ ﷺ  
رازدارِ وحدت ، یا رسول اللہ ﷺ  
ہر جہاں کی رحمت ، یا رسول اللہ ﷺ  
بہترین خلقت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

محوِ خوابِ غفلت ، یا رسول اللہ ﷺ

ہوگئی یہ امت ، یا رسول اللہ ﷺ

سو یا بختِ ملت ، یا رسول اللہ ﷺ

کیجئے عنایت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

صاحبِ ہدایت ، یا رسول اللہ ﷺ

چھایا ابرِ ظلمت ، یا رسول اللہ ﷺ

نا توں ہے امت ، یا رسول اللہ ﷺ

کیجئے حمایت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

درپے شرارت ، یا رسول اللہ ﷺ

کفر کی جماعت ، یا رسول اللہ ﷺ

نا تو اں ہے امت ، یا رسول اللہ ﷺ

کیجئے حمایت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

مالکِ شفاعت ، یا رسول اللہ ﷺ

بیکسوں کی طاقت ، یا رسول اللہ ﷺ

میزبانِ امت ، یا رسول اللہ ﷺ

ایک جامِ شربت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

آپ کی اطاعت ، یا رسول اللہ ﷺ

وہ خدا کی طاعت ، یا رسول اللہ ﷺ

جس کو ہو بصیرت ، یا رسول اللہ ﷺ

دیکھے شانِ قربت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

دید کے ہوں طالب جب خدا سے موسیٰ  
ان سے لَنْ تَرَ اِنِّیْ کہہ دے رب تمہارا  
پر تمہارے رب سے تم کو میرے مولیٰ  
ہے پیامِ وصلت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

کرنا تھا خدا کو ہم پہ آشکارا  
آخری نبی ہے اس کو سب سے پیارا  
کوئی بھی نبی ہو کچھلی امتوں کا  
تم کو سب پہ سبقت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

تم کو جو بتائے اپنا جیسا انساں

کور چشم ہے وہ دو جہاں کے سلطان  
دیو کا ہے بندہ وہ عدو رحماں  
جس کو تم سے نفرت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

تم ہو نورِ یزداں شمعِ بزمِ امکاں  
تم ہو وجہِ ہر شے دہر کی رگ جاں  
تم سے کوہ و صحرا تم سے یہ گلستاں  
تم بقاءِ خلقت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

دہر میں ہے کیا شے تم سے جو نہاں ہے  
تم پر حالِ اختر بالیقین عیاں ہے  
بس مری خموشی ہی مری زباں ہے



کیا کروں شکایت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرہٴ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

☆.....☆.....☆

☆ موت بہتر ہے ایسے جینے سے ☆

دور اے دل رہیں مدینے سے

موت بہتر ہے ایسے جینے سے

ان سے میرا سلام کہہ دینا

جا کے تو اے صبا قرینے سے

ہر گلِ گلستاں معطر ہے

جانِ گلزار کے پسینے سے

یوں چمکتے ہیں ذرّے طیبہ کے  
جیسے بکھرے ہوئے نگینے سے

ذکرِ سرکار ﷺ کرتے ہیں مومن  
کوئی مر جائے جل کے کینے سے

بارگاہِ خدا میں کیا پہونچے  
گر گیا جو نبی کے زینے سے

پیچھے چشمِ ناز سے ان کی  
میکشوں کا بھلا ہے پینے سے

اس تجلی کے سامنے اختر  
گل کو آنے لگے پسینے سے

☆.....☆.....☆

## ☆ بلبِلِ بستانِ مدینہ ☆

میری خلوت میں مزے انجمنِ آرائی کے

صدقے جاؤں میں انیسِ شبِ تنہائی کے

اُن کے صدقے میں ملا مول انوکھا مجھ کو

ہو گئے دونوں جہاں آپ کے شیدائی کے

سر ہے سجدے میں خیالِ رُخِ جاناں دل میں

ہم کو آتے ہیں مزے ناصیہ فرسائی کے

سجدہ بے الفتِ سرکارِ عبث ہے نجدی

مہرِ لعنت ہیں یہ سب داغِ جہیں سائی کے

دشتِ طیبہ میں گمادے مجھے اے جوشِ جنوں

خوب لینے دے مزے بادیہِ پیمائی کے

وہ رگِ جانِ دو عالم ہیں بڑے بھائی نہیں  
ہیں یہ سب پھندے بُرے تیرے بڑے بھائی کے  
میں تو ہوں بلبلِ بستانِ مدینہ اختر  
حوصلے مجھ کو نہیں قافیہ آرائی کے

☆.....☆.....☆

☆ نظارے بدل گئے ☆

غیر اپنے ہو گئے ، جو ہمارے بدل گئے  
نظریں بدل گئیں تو نظارے بدل گئے  
کس کو سنايے گا یہاں غم کی داستاں  
جو غم میں ساتھ دیتے وہ سارے بدل گئے

ڈھونڈے سے پائیے گا نہ پہلی سی مستیاں

بدلی شرابِ کہنہ وہ پیالے بدل گئے

اس دورِ مصلحت میں وفا کوئی شے نہیں

گا ہے ہوئے ہمارے تو گا ہے بدل گئے

اختر لگائیے لو نھی کریم سے

کیا فکر اہلِ دنیا جو سارے بدل گئے

☆.....☆.....☆

☆ درِ احمد ﷺ ☆

درِ احمد پہ اب میری جبین ہے

مجھے کچھ فکرِ دو عالم نہیں ہے

مجھے کل اپنی بخشش کا یقین ہے  
کہ الفت ان کی دل میں جاگزیں ہے

بہاریں یوں تو جنت میں ہیں لاکھوں  
بہارِ دشتِ طیبہ پر کہیں ہے

میں وصفِ ماہِ طیبہ کر رہا ہوں  
بلا سے گر کوئی چس بر جبیں ہے

عبث جاتا ہے تو غیروں کی جانب  
کہ بابِ رحمتِ رحماں یہیں ہے

گنہگارو! نہ گھبراؤ کہ اپنی  
شفاعت کو شفیعُ المذنبین ہے

فریبِ نفس میں ہدم نہ آنا  
بچے رہنا یہ مارِ آستیں ہے

دل بیتاب سے اختر یہ کہہ دو  
سنجھل جائے مدینہ اب قریں ہے

☆.....☆.....☆

☆ مدینہ آنے والا ہے ☆

سنجھل جا اے دل مضطر مدینہ آنے والا ہے  
لٹا اے چشمِ تر گوھر مدینہ آنے والا ہے

قدم بن جائے میرا سر مدینہ آنے والا ہے

پچھوں رہ میں نظر بن کر مدینہ آنے والا ہے

جو دیکھے ان کا نقش پا خدا سے وہ نظر مانگوں

چراغِ دل چلوں لے کر مدینہ آنے والا ہے

کرم ان کا چلا یوں دل سے کہتا راہِ طیبہ میں  
دلِ مضطر تسلی کر مدینہ آنے والا ہے

مدینہ کی نچھاور ہیں یہ میرا دل مری آنکھیں  
نچھاور ہوں مدینہ پر مدینہ آنے والا ہے

الہی میں طلبِ گارِ فنا ہوں خاکِ طیبہ میں  
الہی کر ثارِ درِ مدینہ آنے والا ہے

مدینہ کو چلا میں بے نیازِ رہبرِ منزل  
رہِ طیبہ ہے خود رہبرِ مدینہ آنے والا ہے

مجھے کھینچے لئے جاتا ہے شوقِ کوچہٴ جاناں  
کھنچا جاتا ہوں میں یکسر مدینہ آنے والا ہے

وہ چمکا گنبدِ خضریٰ وہ شہرِ پُر ضیاء آیا  
ڈھلے اب نور میں پیکرِ مدینہ آنے والا ہے



جہاں سے بے خبر ہو کر چلو خلدِ مدینہ میں  
چلو اب ہوش کی پی کر مدینہ آنے والا ہے

مدینے میں کھلے بابِ حیاتِ نو بطرزِ نو  
بدل ڈالو کہن دفترِ مدینہ آنے والا ہے

ذرا اے مرکبِ عمر رواں چل برق کی صورت  
دکھا پرواز کے جوہر مدینہ آنے والا ہے

طلبِ گارِ مدینہ تک مدینہ خود ہی آجائے  
تو دنیا سے کنارہ کر مدینہ آنے والا ہے

مدینہ آ گیا اب دیر کیا ہے صرف اتنی سی  
تو خالی کر یہ دل کا گھر مدینہ آنے والا ہے

فلک شاید زمیں پر رہ گیا خاکِ گزر بن کر  
بچھے ہیں راہ میں اختر مدینہ آنے والا ہے

فضائیں مہکی مہکی ہیں ہوائیں بھینی بھینی ہیں  
بسی ہے کیسی مشکِ تر مدینہ آنے والا ہے

قمر آیا ہے شاید ان کے تلووں کی ضیاء لینے  
بچھا ہے چاند کا بستر مدینہ آنے والا ہے

محمد (ﷺ) کے گدا کچھ فرش والے ہی نہیں دیکھو

وہ آتا ہے شرِ خاور مدینہ آنے والا ہے

غبارِ راہِ انور کس قدر پر نور ہے اختر  
تنی ہے نور کی چادر مدینہ آنے والا ہے

☆.....☆.....☆

## ☆ زلفِ عنبریں ☆

پی کے جو مست ہو گیا بادۂ عشقِ مصطفیٰ

اس کی خدائی ہو گئی اور وہ خدا کا ہو گیا

کہہ دیا قاسمِ انا دونوں جہاں کے شاہ نے

یعنی درِ حضور پہ بٹی ہے نعمتِ خدا

عرصۂ حشر میں کھلی انکی وہ زلفِ عنبریں

مینہ وہ جھوم کر گرا چھائی وہ دیکھئے گھٹا

گردشِ چشمِ ناز میں صدقے ترے یہ کہہ تو دے

لے چلو اس کو خلد میں یہ تو ہمارا ہو گیا

☆.....☆.....☆

## ☆ مستِ مئے الست ☆

مستِ مئے الست ہے وہ بادشاہِ وقت ہے

بندۂ در جو ہے ترا وہ بے نیازِ تخت ہے

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

ان کی گدائی کے طفیل ہم کو ملی سکندری

رنگ یہ لائی بندگی اوج پہ اپنا بخت ہے

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

گردشِ دور یا نبی ویرانِ دل کو کر گئی

تاب نہ مجھ میں اب رہی دلِ مرا تختِ لخت ہے

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

غنجِ دل کھلائے جلوہٴ رخ دکھائیے  
جامِ نظر پلائیے تشنگی مجھ کو سخت ہے

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

اخترِ خستہ طیبہ کو سب چلے تم بھی اب چلو  
جذب سے دل کے کام لواتھو کہ وقتِ رفت ہے

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

☆.....☆.....☆

☆ سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت ☆

نہاں جس دل میں سرکارِ دو عالم کی محبت ہے  
وہ خلوت خانہٴ مولیٰ ہے وہ دل رشکِ جنت ہے

خلاق پر ہوئی روشن ازل سے یہ حقیقت ہے  
دو عالم میں تمہاری سلطنت ہے بادشاہت ہے  
خدا نے یاد فرمائی قسم خاک کفِ پا کی  
ہوا معلوم طیبہ کی دو عالم پر فضیلت ہے  
سوائے میرے آقا کے سبھی کے رشتے ہیں فانی  
وہ قسمت کا سکندر ہے جسے آقا سے نسبت ہے  
یہی کہتی ہے رندوں سے نگاہِ مست ساقی کی  
درِ میخانہ وا ہے میکشوں کی عام دعوت ہے  
غمِ شاہِ دنیٰ میں مرنے والے تیرا کیا کہنا  
تجھے لَا یَحْزَنُوا کی تیرے مولیٰ سے بشارت ہے  
اٹھے شورِ مبارکباد ان سے جا ملا اختر  
غمِ جاناں میں کس درجہ حسیں انجامِ فرقت ہے

## ☆ جانِ بہاراں ☆

شہنشاہِ دو عالم کا کرم ہے  
مرے دل کو میسر اُن کا غم ہے

یہیں رہتے ہیں وہ جانِ بہاراں  
یہ دنیا دل کی رشکِ صد ارم ہے

بھلا دعوے ہیں ان سے ہمسری کے

سرِ عرشِ بریں جن کا قدم ہے

یہ دربارِ نبی ہے جس کے آگے

نہ جانے عرشِ اعظم کب سے خم ہے

ترس کھاؤ میری تشنہ لبی پر

مری پیاس اور اک جام ؟ کم ہے

دلِ بیتاب کو بہلاؤں کیسے  
بڑھے گی اور بے تابِ ستم ہے  
یہاں قابو میں رکھے دل کو اختر  
یہ دربارِ شہنشاہِ امم ہے

☆.....☆.....☆

## ☆ تاروں کی انجمن ☆

تاروں کی انجمن میں یہ بات ہو رہی ہے  
مرکزِ تجلیوں کا خاکِ درِ نبی ہے  
ذرے یہ کہہ رہے ہیں، اس نور کے قدم سے  
یہ آب و تاب لے کر ہم نے جہاں کو دی ہے



یکتا ہیں جس طرح وہ ہے ان کا غم بھی یکتا  
خوش ہوں کہ مجھ کو دولت انمول مل گئی ہے

پھر کیوں کہوں پریشاں ہو کر بقول شخصے  
یکتا کے غم میں اب بھی بے کیف زندگی ہے

☆.....☆.....☆

☆ اے نسیم کوئےِ جاناں ☆

ترے دامنِ کرم میں جسے نیند آ گئی ہے  
جو فنا نہ ہوگی ایسی اسے زندگی ملی ہے

مجھے کیا پڑی کسی سے کروں عرضِ مدعا میں  
مری لو تو بس انہیں کے درِ جود سے لگی ہے

وہ جہان بھر کے داتا مجھے پھیر دیں گے خالی؟  
مری توبہ اے خدا یہ مرے نفس کی بدی ہے  
جو پئے سوال آئے مجھے دیکھ کر یہ بولے!  
اسے چین سے سلاؤ کے یہ بندہ نبی ہے  
میں مروں تو میرے مولیٰ یہ ملائکہ سے کہہ دیں  
کوئی اس کو مت جگانا ابھی آنکھ لگ گئی ہے  
میں گناہ گار ہوں اور بڑے مرتبوں کی خواہش  
تو مگر کریم ہے خوتری بندہ پروری ہے  
تری یاد تھپکی دیکر مجھے اب شہا سلا دے  
مجھے جاگتے ہوئے یوں بڑی دیر ہو گئی ہے  
اے نسیم کوئے جاناں ذرا سوئے بد نصیباں  
چلی آ کھلی ہے تجھ پہ جو ہماری بے کسی ہے

ترا دل شکستہ اختر اسی انتظار میں ہے  
کہ ابھی نویدِ وصلت ترے در سے آرہی ہے

☆.....☆.....☆

## ☆ فرقتِ طیبہ ☆

فرقتِ طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے  
میں مدینے کو چلوں وہ دن پھر آئے خیر سے

دل میں حسرت کوئی باقی رہ نہ جائے خیر سے  
راہِ طیبہ میں مجھے یوں موت آئے خیر سے

میرے دن پھر جائیں یا رب شب وہ آئے خیر سے  
دل میں جب ماہِ مدینہ گھر بنائے خیر سے

رات میری دن بنے ان کی لقائے خیر سے  
قبر میں جب ان کی طلعت جگمگائے خیر سے  
ہیں غنی کے در پہ ہم بستر جمائے خیر سے  
خیر کے طالب کہاں جائیں گے جائے خیر سے  
وہ خرامِ ناز فرمائیں جو پائے خیر سے  
کیا بیاں ہو زندگی وہ دل جو پائے خیر سے  
مر کے بھی دل سے نہ جائے اُلقتِ باغِ نبی  
خلد میں بھی باغِ جاناں یاد آئے خیر سے  
رنج و غم ہوں بے نشاں آئے بہارِ بے خزاں  
دل میں میرے باغِ جاناں کی ہوائے خیر سے  
اس طرف بھی دو قدم جلوے خرامِ ناز کے  
رہگذر میں ہم بھی ہیں آنکھیں بچھائے خیر سے

انتظار ان سے کہے ہے بزبان چشمِ نم  
کب مدینہ میں چلوں کب تو بلائے خیر سے  
شام تنہائی بنے رشک ہزاراں انجمن  
یادِ جاناں دل میں یوں دھو میں مچائے خیر سے  
فرقت طیبہ کے ہاتھوں جیتے جی مردہ ہوئے  
موت یا رب ہم کو طیبہ میں جلائے خیر سے  
ہو مجھے سیر گلستانِ مدینہ یوں نصیب  
میں بہاروں میں چلوں خود کو گمائے خیر سے  
زندہ باد اے آرزوئے باغِ طیبہ زندہ باد  
تیرے دم سے ہیں زمانے کے ستائے خیر سے  
نجدیوں کی چیرہ دستی یا الہی تا بجے  
یہ بلائے نجد یہ طیبہ سے جائے خیر سے

جھانک لو آنکھوں میں ان کی حسرتِ طیبہ لئے  
زائرِ طیبہ ضیائے طیبہ لائے خیر سے  
ہے یہ طیبہ کا پیام اے طالبِ عیشِ دوام  
جنتِ طیبہ میں آہستی مٹائے خیر سے  
سنگِ در سے آملے طیبہ میں اب تو جا ملے  
آگئے در پہ تیرے ، تیرے بلائے خیر سے  
گوشِ بر آواز ہوں قدسی بھی اس کے گیت پر  
باغِ طیبہ میں جب اختر گنگنائے خیر سے



## ☆ سامانِ عشرت ☆

اپنے رندوں کی ضیافت کیجئے

جامِ نظارہ عنایت کیجئے

ساقی کوثرِ دہائی آپ کی

سوختہ جانوں پہ رحمت کیجئے

دیتجئے میری محبت کو ہوا

اس طرف چشمِ محبت کیجئے

قیدِ غم میں خوش رہوں میں عمر بھر

یوں گرفتارِ محبت کیجئے

خود کو بھولوں آپ کی الفت میں میں

مجھ کو یوں مدہوشِ الفت کیجئے

کیجئے اپنا محض اپنا مجھے  
قطع میری سب سے نسبت کیجئے

دفع ہو طیبہ سے یہ نجدی بلا  
یا رسول اللہ ﷺ عجلت کیجئے

مانگ لیجے خاکِ طیبہ میں جگہ  
خاکِ میں سامانِ عشرت کیجئے

ان پہ مرنا ہے دوامِ زندگی  
موت سے پھر کیوں نہ الفت کیجئے

جان لینے آئیں وہ جانِ جہاں  
موت سے پھر کیسے نفرت کیجئے

زندگی ہے سدا راہِ دوستاں  
کس لئے جینے کی حسرت کیجئے



ان پہ مرجانے کی رکھے آرزو  
یوں صدا جینے کی صورت کیجئے

ظلمتوں میں روشنی کے واسطے  
داغِ سینہ کی حفاظت کیجئے

آتشِ دوزخ بجھانے کے لئے  
تیز تر نارِ محبت کیجئے

تیز کیجئے سینہٴ نجدی کی آگ  
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

کیجئے یادِ ختامِ الانبیاء  
ختمِ یوں ہر رنج و کلفت کیجئے

طے ہو نامِ پاک پر میری کتاب  
یہ کرم ختمِ رسالت کیجئے

جُدِ بَوَصلِ دَائِمِ یا سِدِّی  
ختم اب یہ دورِ فرقت کیجئے

انتظارِ جانِ جاں ہے جان کو  
یا رسول اللہ ﷺ کی کثرت کیجئے

دیگے وہ خود ہی محبت کا صلہ  
مرتے دم ان کی زیارت کیجئے

ٹھنڈے ٹھنڈے خوشبوؤں میں بس چلیں  
یادِ گیسو وقتِ رحلت کیجئے

غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے  
دشگیری میرے حضرت کیجئے

رحلتِ اختر کا ہنگام آگیا  
سایہٴ رحمت میں رخصت کیجئے

## ☆ وجہِ نشاطِ زندگی ☆

وجہِ نشاطِ زندگی راحتِ جاں تم ہی تو ہو

روحِ روانِ زندگی جانِ جہاں تم ہی تو ہو

تم جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا تم جو نہ ہو تو کچھ نہ ہو

جانِ جہاں تم ہی تو ہو جانِ جہاں تم ہی تو ہو

تاجِ وقارِ خاکیاں نازشِ عرش و عرشیاں

فخرِ زمین و آسمان فخرِ زماں تم ہی تو ہو

کس سے کروں بیانِ غم کون سنے فغانِ غم

پاؤں کہاں امانِ غم امن و اماں تم ہی تو ہو

روح و روانِ زندگی تاب و توانِ زندگی

امن و امانِ زندگی شاہِ شہاں تم ہی تو ہو

تم ہو چراغِ زندگی تم ہو جہاں کی روشنی  
مہر و مہ و نجوم میں جلوہ کناں تم ہی تو ہو

تم سے جہانِ رنگ و بو تم ہو چمن کی آبرو  
جانِ بہارِ گلستاں سرو چماں تم ہی تو ہو

تم ہو قوامِ زندگی تم سے ہے زندگی بنی  
تم سے کہے ہے زندگی روح رواں تم ہی تو ہو

اصلِ شجر میں ہو تم ہی نخل و ثمر میں ہو تم ہی  
ان میں عیاں تم ہی تو ہو ان میں نماں تم ہی تو ہو

تم ہو نمودِ اولیں شمعِ ابد بھی ہو تم ہی  
شاہِ زمن یہاں ، وہاں سکھ نشاں تم ہی تو ہو

اختر کی ہے مجال کیا محشر میں سب ہیں دم بخود  
سب کی نظر تم ہی پہ ہے سب کی زباں تم ہی تو ہو

## ☆ مصطفائے ذاتِ یکتا آپ ہیں ☆

مصطفائے ذاتِ یکتا آپ ہیں

یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں

آپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں

اپنی ہر خوبی میں تنہا آپ ہیں

آب و گل میں نور کی پہلی کرن

جانِ آدم جانِ حوا آپ ہیں

حسنِ اوّل کی نمودِ اوّلین

بزمِ آخر کا اجالا آپ ہیں

لا مکاں تک جس کی پھیلی روشنی

وہ چراغِ عالم آرا آپ ہیں

ہے نمک جس کا خمیرِ حسن میں  
وہ ملیح حسن آرا آپ ہیں

زیب و زینِ خاک و فخرِ خاکیاں  
زینتِ عرشِ معلیٰ آپ ہیں

نازشِ عرش و وقارِ عرشیاں  
صاحبِ قوسین و ادنیٰ آپ ہیں

آپ کی طلعتِ خدا کا آئینہ  
جس میں چمکے حق کا جلوہ آپ ہیں

آپ کی رؤیت ہے دیدارِ خدا  
جلوہ گاہِ حق تعالیٰ آپ ہیں

آپ کو رب نے کیا اپنا حبیب  
ساری خلقت کا خلاصہ آپ ہیں

آپ کی خاطر بنائے دو جہاں  
اپنی خاطر جو بنایا آپ ہیں  
جاں توئی جاناں قرارِ جاں توئی  
جانِ جاں جانِ مسیحا آپ ہیں  
پیکرِ ہر شے میں جاں بن کر نہاں  
پردوں پردوں میں ہویدا آپ ہیں  
آپ سے خود آپ کا سائل ہوں میں  
جانِ جاں میری تمنا آپ ہیں  
آپ کی طلعت کو دیکھا جان دی  
قبر میں پہنچا تو دیکھا آپ ہیں  
بر درت آمد گدا بہرِ سوال  
ہو بھلا اختر کا داتا آپ ہیں

## ☆ منور میری آنکھوں کو ☆

منور میری آنکھوں کو مرے شمس الضحیٰ کر دیں

غموں کی دھوپ میں وہ سایہٴ زلفِ دوتا کر دیں

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں

نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

جہاں میں ان کی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کر دیں

زمین کو آسماں کر دیں ثریا کو ثریٰ کر دیں

فضا میں اڑنے والے یوں نہ اترائیں ندا کر دیں

وہ جب چاہیں جسے چاہیں اسے فرماں روا کر دیں

ہر اک موجِ بلا کو میرے مولیٰ ناخدا کر دیں

مری مشکل کو یوں آساں مرے مشکل کشا کر دیں



ہر اک موجِ بلا کو بحرِ غم میں ناخدا کر دیں  
مری مشکل کو یوں آساں مرے مشکل کشا کر دیں

عطا ہو بے خودی مجھ کو خودی میری ہوا کر دیں  
مجھے یوں اپنی الفت میں مرے مولیٰ فنا کر دیں

جہاں میں عام پیغامِ شہ احمد رضا کر دیں  
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدیدِ وفا کر دیں

نبی سے ہو جو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں  
پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کر دیں

تبسم سے گماں گزرے شبِ تاریک پر دن کا  
ضیاءِ رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کر دیں

شبِ تاریک پر دن کا گماں گزرے تبسم سے  
ضیاءِ رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کر دیں

کسی کو وہ ہنساتے ہیں کسی کو وہ رلاتے ہیں  
وہ یونہی آزماتے ہیں وہ اب تو فیصلہ کر دیں  
گلِ طیبہ میں مل جاؤں گلوں میں مل کے کھل جاؤں  
حیاتِ جادوئی سے مجھے یوں آشنا کر دیں  
یہ دورِ آزمائش ہے انہیں منظور ہے جب تک  
نہ چاہیں تو ابھی وہ ختم دورِ ابتلا کر دیں  
سگِ آوارہ صحرا سے اُکتا سی گئی دنیا  
بچاؤ اب زمانے کا سگانِ مصطفیٰ کر دیں  
زمانہ خوگر مے ہے نئی مے کی ضرورت ہے  
پلا کر اپنی نظروں سے وہ تجدیدِ نشہ کر دیں  
مجھے کیا فکر ہو اخترِ مرے یاد رہیں وہ یاد رہیں  
بلاؤں کو جو میری خود گرفتارِ بلا کر دیں

## ☆ فرشتے جس کے زائر ہیں ☆

فرشتے جس کے زائر ہیں مدینے میں وہ تربت ہے

یہ وہ تربت ہے جس کو عرشِ اعظم پر فضیلت ہے

بھلا دشتِ مدینہ سے چمن کو کوئی نسبت ہے

مدینے کی فضا رشکِ بہارِ باغِ جنت ہے

مدینہ گر سلامت ہے تو پھر سب کچھ سلامت ہے

خدا رکھے مدینے کو اسی کا دمِ غنیمت ہے

مدینہ ایسا گلشن ہے جو ہر گلشن کی زینت ہے

بہارِ باغِ جنت بھی مدینے کی بدولت ہے

مدینہ چھوڑ کر سیرِ جنان کی کیا ضرورت ہے

یہ جنت سے بھی بہتر ہے یہ جیتے جی کی جنت ہے

ہمیں کیا حق تعالیٰ کو مدینے سے محبت ہے  
مدینے سے محبت ان سے الفت کی علامت ہے  
گدا گر ہے جو اس گھر کا وہی سلطان قسمت ہے  
گدائی اس درِ والا کی رشکِ بادشاہت ہے  
جو مستغنی ہوا ان سے مقدر اس کا خیت ہے  
خلیل اللہ کو ہنگامِ محشر ان کی حاجت ہے  
الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے دکھا دینا  
جہاں رحمت برستی ہے جہاں رحمت ہی رحمت ہے  
مدینہ چھوڑ کر جنت کی خوشبو مل نہیں سکتی  
مدینے سے محبت ہے تو جنت کی ضمانت ہے  
زمیں میں وہ محمد ہیں وہ احمد آسمانوں میں  
یہاں بھی ان کا چرچا ہے وہاں بھی ان کی مدحت ہے

یہاں بھی انکی چلتی ہے وہاں بھی انکی چلتی ہے  
مدینہ راجدھانی ہے دو عالم پر حکومت ہے  
غضب ہی کر دیا اختر مدینے سے چلے آئے  
یہ وہ جنت ہے جس کی عرش والوں کو بھی حاجت ہے  
مدینہ چھوڑ کر اختر بھلا کیوں جائیں جنت کو  
یہ جنت کیا ہر اک نعمت مدینے کی بدولت ہے

☆.....☆.....☆

☆ سب مدینے چلیں ☆

تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں  
جانبِ طیبہ سب کے سفینے چلے

میکشو! آؤ آؤ مدینے چلیں

بادۂ خلد کے جام پینے چلیں

جی گئے وہ مدینے میں جو مر گئے

آؤ ہم بھی وہاں مر کے جینے چلیں

زندگی اب سرِ زندگی آگئی

آخری وقت ہے اب مدینے چلیں

شوقِ طیبہ نے جس دم سہارا دیا

چل دیئے ہم کہا بے کسی نے چلیں

طاہرِ جاں مدینے کو جب اڑ چلا

زندگی سے کہا زندگی نے چلیں

جانِ نو راہِ جاناں میں یوں مل گئی

آنکھ میچی کہا بے خودی نے چلیں

راہِ طیبہ میں جب ناتواں رہ گئے  
دل کو کھینچا کہا بے کلی نے چلیں

خاکِ طیبہ میں اپنی جگہ ہوگئی  
خوب مرثدہ سنایا خوشی نے چلیں

بے تکلف شرہ دو جہاں چل دیئے  
سادگی سے کہا جب کسی نے چلیں

اگلے پچھلے سبھی خلد میں چل دیئے  
روزِ محشر کہا جب نبی نے چلیں

ان کی شانِ کرم کی کشش دیکھنا  
کاسہ لے کر کہا خسروی نے چلیں

اخترِ خستہ بھی خلد میں چل دیا  
جب صدا دی اسے مرشدی نے چلیں

☆ شمیم زلفِ نبی ﷺ ☆

شمیم زلفِ نبی لا صبا مدینے سے  
مریضِ جگر کو لا کر سونگھا مدینے سے

یہ آرہی ہے مرے دل! صدا مدینے سے  
ہر ایک دکھ کی ملے گی دوا مدینہ سے

مدینہ کہتا ہے ہمدن نہ جا مدینے سے  
تجھے ہے عیشِ ابد کی صلا مدینہ سے

نسیم مست چلے دلربا مدینے سے  
بہارِ دل میں بے دل کشا مدینے سے

نسیم مست چلے دلربا مدینے سے  
بہار و باغ بنے دل مرا مدینے سے



اٹھاؤ بادہ کشو! ساغرِ شرابِ کہن  
وہ دیکھو جھوم کے آئی گھٹا مدینے سے

مدینہ جانِ جنان و جہاں ہے وہ سن لیں  
جنہیں جنونِ جنان لے چلا مدینے سے  
فضائے دھر کو گھیرا ہے جس کی موجوں نے  
وہ سیلِ نورِ محمد (ﷺ) چلا مدینے سے

جہان بھر کے سکھانے کو خسروی کے اصول  
غبارِ خاک نشیناں اٹھا مدینے سے  
بسا وہ خلد میں جو بس گیا مدینہ میں  
گیا وہ خلد سے جو چل دیا مدینہ سے

مریضِ ہجر کو چین آ گیا مدینہ میں  
دلِ شکستہ کا درماں ہوا مدینہ سے

ترے کرم کے بھروسے یہ عرض کرتا ہوں  
نہ جائے گا ترا اختر رضا مدینے سے  
ترے کرم میں قرباں یہ حکم فرما دیں  
نہ جائے گا ترا اختر رضا مدینے سے

☆.....☆.....☆

☆ مری چشم کاں گہر ہو رہی ہے ☆

نظر پہ کسی کی نظر ہو رہی ہے  
مری چشم کاں گہر ہو رہی ہے  
مرے خفیہ نالوں کو وہ سن رہے ہیں  
عنایت کسی کی ادھر ہو رہی ہے

وہ طیبہ میں مجھ کو طلب کر رہے ہیں

طلب میری اب معتبر ہو رہی ہے

ہوا طالبِ طیبہ مطلوبِ طیبہ

طلب تیری اے منتظر ہو رہی ہے

مدینے میں ہوں اور کچھلا پہر ہے

شبِ زندگی کی سحر ہو رہی ہے

نئی زندگی کی وہ مے دے رہے ہیں

مری زندگانی امر ہو رہی ہے

مدینے سے میری بلا جائے اختر

مری زندگی وقفِ در ہو رہی ہے



## ☆ لبِ جاں بخش ☆

لبِ جاں بخش کا اے جاں مجھے صدقہ دیدو

مژدہٴ عیشِ ابد جاںِ مسیحا دے دو

غمِ ہستی کا مداوا مرے مولیٰ دے دو

بادۂ خاص کا اک جام چھلکتا دے دو

غرق ہوتی ہوئی ناؤ کو سہارا دے دو

موجِ کھتم جائے خدا را یہ اشارہ دے دو

ہم گنہگار سہی حضرتِ رضواں لیکن

ان کے بندے ہیں جنناں حق ہے ہمارا دیدو

تپشِ مہرِ قیامت کو سہیں ہم کیسے

اپنے دامانِ کرم کا ہمیں سایہ دے دو

بھول جائے جسے پی کر غمِ دوراں اختر  
ساقی کوثر و تسنیم وہ صہبا دے دو

☆.....☆.....☆

☆ مریضِ محبت ☆

صبا یہ کیسی چلی آج دشتِ بطحا سے  
امنگ شوق کی اٹھتی ہے قلبِ مردہ سے

نہ بات مجھ سے گلِ خلد کی کراے زاہد  
کہ میرا دل ہے نگارِ خارِ طیبہ سے

یہ بات مجھ سے مرے دل کی کہہ گیا زاہد  
بہارِ خلد بریں ہے بہارِ طیبہ سے

یہ کس کے دم سے ملی جہاں کو تابانی

مہ و نجوم ہیں روشن منارِ طیبہ سے

فدائیوں کو یہ ضد کیا کہ پردہ اٹھ جائے

ہزار جلوے نمایاں حجابِ آقا سے

جو ہیں مریضِ محبت یہاں چلے آئیں

صدا یہ آتی ہے سن لو مزارِ مولیٰ سے

کنارا ہو گیا پیدا اسی جگہ فوراً

کبھی جو ہم نے پکارا میانِ دریا سے

نہ فیض اس محبت میں تو نے کچھ پایا

کنارا کیوں نہیں کرتا تو اہلِ دنیا سے

پس ممت نہ بدنام ہو ترا اختر

الہی اس کو بچالینا طعنِ اعداء سے

## ☆ فقیرانہ شاہی ☆

تختِ زریں نہ تاجِ شاہی ہے  
کیا فقیرانہ بادشاہی ہے  
فقر پر شان یہ کہ زیرِ نگیں  
ماہ سے لے کے تا بماہی ہے  
روئے انور کے سامنے سورج  
جیسے اک شمعِ صبح گاہی ہے  
سایۂ ذات کیوں نظر آئے  
نور ہی نور ہے ضیا ہی ہے  
ریت آقا کی چھوڑ دی ہم نے  
اپنی مہمان اب تباہی ہے

اک نگاہِ کرم سے مٹ جائے  
دل پہ اختر کے جو سیاہی ہے

☆.....☆.....☆

☆ بہارِ بے خزاں ☆

ہمارے باغِ ارماں میں بہارِ بے خزاں آئے  
کبھی جو اس طرف خندہ وہ جانِ گلستاں آئے

وہ جانِ یوسف آجائے اگر میرے تصور میں

خدا رکھے وہیں کھینچ کر بہارِ دو جہاں آئے

کوئی دیکھے مری آنکھوں سے یہ اعزاز آقا کا

سلامی کو درِ حضرت پہ شاہِ قدسیاں آئے



جمالِ روئے جاناں دیکھ لوں کچھ ایسا سماں ہو  
کبھی تو بزمِ دل میں یا خدا آرامِ جاں آئے

الہی اپنی ستاری کا تجھ کو واسطہ سن لے  
سرِ محشر نہ بندے کا گنہ کوئی عیاں آئے  
کرم سے اس کمینے کی بھی مولیٰ لاج رکھ لینا  
ترا اختر ترے سایہ میں شاہِ دو جہاں آئے  
☆.....☆.....☆

☆ راہِ الفت میں ☆

نہیں جاتی کسی صورت پریشانی نہیں جاتی  
الہی میرے دل کی خانہ ویرانی نہیں جاتی

نہ جانے کس قدر صدمے اٹھائے راہِ الفت میں  
نہیں جاتی مگر دل کی وہ نادانی نہیں جاتی

پئے بن ہی یہاں مستی کا یہ عالم معاذ اللہ  
قریب مرگ بھی وہ چال مستانی نہیں جاتی  
ہزاروں درد سہتا ہوں اسی امید میں اختر  
کہ ہرگز رائیگاں فریاد روحانی نہیں جاتی

☆.....☆.....☆

## ☆ شہنشاہِ شہیداں ☆

منقبت شریف سیدنا امامِ عالی مقام حضرت حسین ؑ

---

شجاعتِ ناز کرتی ہے جلالتِ ناز کرتی ہے  
وہ سلطانِ زماں ہیں ان پہ شوکتِ ناز کرتی ہے  
صداقتِ ناز کرتی ہے امانتِ ناز کرتی ہے  
حمیتِ ناز کرتی ہے مروتِ ناز کرتی ہے  
شرِ خواہاں پہ ہر خوبی و خصلتِ ناز کرتی ہے  
کریمِ ایسے ہیں وہ ان پر کرامتِ ناز کرتی ہے  
جہانِ حسن میں بھی کچھ نرالی شان ہے ان کی  
نبی کے گل پہ گلزاروں کی زینتِ ناز کرتی ہے

---

شہنشاہِ شہیداں ہو ، انوکھی شان والے ہو  
حسین ابنِ علی تم پر شہادت ناز کرتی ہے  
بٹھا کر شانہٴ اقدس پہ کردی شان دوبالا  
نبی کے لاڈلوں پر ہر فضیلت ناز کرتی ہے  
جبینِ ناز ان کی جلوہ گاہِ حسن ہے کس کی  
رخِ زیبا پہ حضرت کی ملاحت ناز کرتی ہے  
نگاہِ ناز سے نقشہ بدل دیتے ہیں عالم کا  
ادائے سرورِ خواہاں پہ ندرت ناز کرتی ہے  
فدائی ہوں تو کس کا ہوں کوئی دیکھے مری قسمت  
قدم پر جس حسیں کی جانِ طلعت ناز کرتی ہے  
خدا کے فضل سے اختر میں ان کا نام لیوا ہوں  
میں ہوں قسمت پہ نازاں مجھ پہ قسمت ناز کرتی ہے

## ☆ مسکراتے ہیں حسین ☆

باغِ تسلیم و رضا میں گل کھلاتے ہیں حسین  
یعنی ہنگامِ مصیبت مسکراتے ہیں حسین  
برقِ عالم سوز کا عالم دکھاتے ہیں حسین  
مسکرا کر قلعہ باطل کا گراتے ہیں حسین  
مرضیِ مولیٰ کی خاطر ہر ستم کو سہہ لیا  
کس خوشی سے بارِ غم دل پر اٹھاتے ہیں حسین

☆.....☆.....☆

## ☆ یا غوث المدد ☆

پیروں کے آپ پیر ہیں یا غوث المدد  
اہلِ صفا کے میر ہیں یا غوث المدد

رنج و الم کثیر ہیں یا غوث المدد

ہم عاجز و اسیر ہیں یا غوث المدد

ہم کیسے جی رہے ہیں یہ تم سے کیا کہیں

ہم ہیں الم کے تیر ہیں یا غوث المدد

تیرِ نظر سے پھیر دو سارے الم کے تیر

کیا یہ الم کے تیر ہیں یا غوث المدد

تیرے ہی ہاتھ لاج ہے یا پیر دستگیر

ہم تجھ سے دستگیر ہیں یا غوث المدد

ادْفَعُ شَرَّ الشَّرِّ يَا غَوْثُنَا الْاَبَرُ

شر کے شرِ خطیر ہیں یا غوث المدد

کس دل سے ہو بیانِ بے داد ظالماں

ظالم بڑے شریر ہیں یا غوث المدد

اہلِ صفا نے پائی ہے تم سے رہِ صفا  
سب تم سے مستنیر ہیں یا غوث المدد

صدقہ رسولِ پاک کا جھولی میں ڈال دو  
ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد

دل کی سنائے اختر دل کی زبان میں  
کہتے یہ بہتے نیر ہیں یا غوث المدد

☆.....☆.....☆

☆ حضرت مسعود غازی ☆

منقبت در مدح حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ

حضرت مسعود غازی اخترِ برجِ ہدیٰ  
بے کسوں کا ہمہنوا وہ سالکوں کا مقتدا

ساقی صہبائے الفت راز دانِ معرفت  
بادشہ ایسا وہ جس کی ایک دنیا ہے گدا

آسمانِ نور کا ایسا درخشندہ قمر  
جس کی تابش سے منور سارا عالم ہو گیا

نائبِ شاہِ شہیداں وہ محافظِ نور کا  
جس نے سینچا ہے لہو سے گلشنِ دینِ خدا

استقامت کا وہ کوہِ محکم و بالا تریں  
جس کے آگے کوہِ آفات و مصائب جھک گیا

سادگی میں بھی ہے وہ سردارِ خواہاں دیکھئے  
کیا مقدس ذات ہے جس کی نرالی ہر ادا

نوشہٴ بزمِ جنان وہ بندۂ رب جہاں  
حور و غلماں جس کی خدمت پر مقرر ہیں سدا



تیرے نور فیض سے خیرات دنیا کو ملی

ہم کو بھی جَدِّ معظم کا ملے صدقہ شہا

یا الہی تیرے بندے کے درِ پر نور پر

گردشِ ایام کا میں تجھ سے کرتا ہوں گلہ

یا الہی بے نیاز دہر تو کر دے مجھے

دور کر دے میرے دل سے الفتِ ہر ماسوا

اللہ اللہ یہ نصیبِ اخترِ شیریں سخن

فیضِ مولا سے ہے وہ سالار کا مدحت سرا

☆.....☆.....☆

# ☆ مفتی اعظم دینِ خیر الوریٰ ☆

منقبت در شانِ مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

---

مفتی اعظم دینِ خیر الوریٰ

جلوۂ شانِ عرفانِ احمد رضا

دید احمد رضا ہے تمہیں دیکھنا

ذاتِ احمد رضا کا ہو تم آمینہ

کیا کہوں حق کے ہو کیسے تم مقتدیٰ

مقتدایانِ حق کرتے ہیں اقتدا

ان کی مدحت کو میں کس سے مانگوں زباں

کیا مقامِ ثریا بتائے ثرا

احمدِ نورؔی کے ہیں یہ مظہرِ تمام

یہ ہیں نورؔی میاں نوری ہر ہر ادا

نور کی مے پلاتے ہیں یہ روز و شب

جس کو پینا ہو آئے ہے میخانہ وا

ہیں بہت علم والے بھی اور پیر بھی

آنکھوں دیکھا نہ ان سا نہ کانوں سنا

ان کا سایہ سروں پر سلامت رہے

منہ سڑاتے رہیں یونہی دشمن سدا

ان کے حاسد پہ وہ دیکھو بجلی گری

وہ جلا دیکھ کر وہ جلا وہ جلا

وہ جلیں گے ہمیشہ جو تجھ سے جلیں

مر کے بھی دل جلوں کو نہ چین آئے گا

عاشقوں کے جگر ان سے ٹھنڈے رہیں

دشمنوں پر رہیں بن کے شکلِ قضا

ذادعاء الاناسی اجمعهم

اِسْتَجِبْ رَبَّنَا يَا مُجِيبَ الدُّعَا

اور ہوں گے جنہیں تجھ سے لالچ ہو کچھ

تیرے اختر کو کافی ہے تیری رضا

☆.....☆.....☆

☆ جمالِ حضرتِ احمد رضا کا آئینہ تم ہو ☆

تمہیں جس نے بھی دیکھا کہہ اٹھا احمد رضا تم ہو

جمالِ حضرتِ احمد رضا کا آئینہ تم ہو

نہیں حامد رضا ہم میں مگر وجہ شکیبائی  
خدا رکھے تمہیں زندہ مرے حامد نما تم ہو

تمہارے نام میں تم کو بزرگی کی سند حاصل  
رضا وجہ بزرگی ہے رضائے مصطفیٰ تم ہو

تمہارے نام میں یوں ہیں رضا و مصطفیٰ دو جز  
رضا والے یقیناً مصطفیٰ کے مصطفیٰ تم ہو

تمہاری رفعتوں کی ابتدا بھی پا نہیں سکتا  
کہ افتادہ زمیں ہوں میں بلندی کا سما تم ہو

حیات و موت وابستہ تمہارے دم سے ہیں دونوں  
ہماری زندگی ہو اور دشمن کی قضا تم ہو

یہ نوری چہرہ یہ نوری ادا میں سب یہ کہتے ہیں  
شبیبہ غوث ہو نوری میاں ہو اور رضا تم ہو

رضا جو یانِ رب تھامے ہوئے ہیں اس لئے دامن  
رضا سے کام پڑتا ہے رضائے کبریا تم ہو  
جناب مفتی اعظم کے فیضانِ تجلی سے  
شبستانِ رضا میں خیر سے اختر رضا تم ہو

☆.....☆.....☆

☆ اشکوں کا دریا ☆

در منقبت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ

چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر  
رنجِ فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر  
لذتِ مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر  
میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر

ہر جگر میں درد اپنا بیٹھا بیٹھا چھوڑ کر  
چل دیئے وہ دل میں اپنا نقشِ والا چھوڑ کر  
جامہٴ مشکیں لئے عرشِ معلیٰ چھوڑ کر  
فرش پر آئے فرشتے بزمِ بالا چھوڑ کر  
عالمِ بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی  
چل دیئے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر  
موتِ عالم سے بندھی ہے موتِ عالم بے گماں  
روحِ عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر  
مفتی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی  
ایک میرے مفتیِ اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر  
خواب میں آ کر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں بکھی  
کون سی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر

ایک تم دنیا میں رہ کر تارک دنیا رہے  
رہ کے دنیا میں دکھائے کوئی دنیا چھوڑ کر

اس کا اے شاہِ زمن سارا زمانہ ہو گیا  
جو تمہارا ہو گیا سارا زمانہ چھوڑ کر  
رہنمائے راہِ جنت ہے ترا نقشِ قدم  
راہِ جنت طے نہ ہوگی تیرا رستہ چھوڑ کر

مثلِ گردوں سایہٴ دستِ کرم ہے آج بھی  
کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر  
ہوسکے تو دیکھ اختر باغِ جنت میں اسے  
وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر





## ☆ زینتِ سجادہ و بزمِ قضا ☆

در منقبت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ

---

زینتِ سجادہ و بزمِ قضا ملتا نہیں

لعلِ یکتائے شہ احمد رضا ملتا نہیں

وہ جو اپنے دور کا صدیق تھا ملتا نہیں

محرمِ راز محمد مصطفیٰ ملتا نہیں

اب چراغِ دل جلا کر ہو سکے تو ڈھونڈیے

پر تو غوث و رضا و مصطفیٰ ملتا نہیں

عالمِ سوزِ دروں کس سے کہوں کس سے کہوں

چارہ سازِ دردِ دل درد آشنا ملتا نہیں

عالموں کا معتبر وہ پیشوا ملتا نہیں  
جو مجسمِ علم تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں  
زاہدوں کا وہ مسلم مقتدا ملتا نہیں  
جس پہ نازاں زہد تھا وہ پارسا ملتا نہیں  
فردِ افرادِ زماں وہ شیخِ اشیاخِ جہاں  
کاملانِ دہر کا وہ منتہا ملتا نہیں  
استقامت کا وہ کوہِ محکم و بالا تریں  
جس کے جانے سے زمانہ ہل گیا ملتا نہیں  
چار یاروں کی ادائیں جس میں تھیں جلوہ نما  
چار یاروں کا وہ روشن آئینہ ملتا نہیں  
ایک شاخِ گل نہیں سارا چمن اندوہگین  
مصطفیٰ کا عندلیبِ خوشنوا ملتا نہیں

مفتی اعظم کا ذرہ کیا بنا اختر رضا  
محفل انجم میں اختر دوسرا ملتا نہیں

☆.....☆.....☆

☆ مصطفیٰ حیدر حسن ☆

درشانِ حضرت احسن العلماء مارہروی علیہ الرحمہ

حق پسند و حق نوا و حق نما ملتا نہیں  
مصطفیٰ حیدر حسن کا آئینہ ملتا نہیں

خوبصورت ، خوب سیرت ، وہ امینِ مجتبیٰ  
اشرف و افضل ، نجیب زہرہ ملتا نہیں

خوش بیاں و خوشنوا و خوش ادا ملتا نہیں  
جو مجسمِ حسن تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں

خوش بیاں و خوشنوا و خوش ادا ملتا نہیں

دل نوازی کرنے والا دلربا ملتا نہیں

پیکرِ صدق و صفا وہ شمعِ راہِ مصطفیٰ

جو مجسمِ دین تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں

مردِ میدانِ رضا وہ حیدرِ دینِ خدا

شیرِ سیرت شیرِ دل حیدر نما ملتا نہیں

حاجتیں کس کو پکاریں کس کی جانب رخ کریں

حاجتیں مشکل میں ہیں مشکل کشا ملتا نہیں

وہ ہیں ان میں جو کہیں اجسامنا ارواحنا

صورتِ روحِ رواں ہے برملا ملتا نہیں

ڈوب تو بہرِ فنا میں پھر بقا پائے گا تو

جو یہ کہہ کر دے گیا اپنا پتہ ملتا نہیں

سینوں کی جان تھا وہ سیدوں کی شان تھا  
دشمنوں کے واسطے پیکِ رضا ملتا نہیں

وہ امینِ اہل سنت رازدارِ مرتضیٰ  
اشرف و افضل ، نجیبِ باصفا ملتا نہیں

شہلِ شیرِ کربلا وہ دافعِ کرب و بلا  
وہ ہمارا غمزدہ غم آشنا ملتا نہیں

ایک شاخِ گل ہی کیا غمگین ہے ساری فضا  
مصطفیٰ کا عندلیبِ خوشنوا ملتا نہیں

یاد رکھنا ہم سے سن کر مدحتِ حیدر حسن  
پھر کہو گے اخترِ حیدر نما ملتا نہیں



## ☆ نقیبِ اعلیٰ حضرت ☆

اے نقیبِ اعلیٰ حضرت مظہرِ حیدرِ حسن

اے بہارِ باغِ زہرا میرے برکاتی چمن

اے تماشاگاہِ عالم چہرہٴ تابانِ تو

تو کجا بہر تماشا می روی قربانِ تو

استقامت کا وہ کوہِ محکم و بالا حسن

اشرف و افضلِ نجیب و عترتِ زہرا حسن

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنی و بہا

زندہ باد اے پر تو موسیٰ و عکسِ مصطفیٰ

عالمِ سوزِ دروں کس سے کہوں کس سے کہوں

دل شدہ زارِ چناں و جاں شدہ زیرِ چنوں

تھا جو اپنے درد کی حکمی دوا ملتا نہیں  
چارہ سازِ دردِ دل دید آشنا ملتا نہیں

غَبَّتْ فِي مَارْهَرِه مِصْبَاحِ الدُّنْيِ شَمْسُ الْاِنَامِ  
يَا زُكَانَا مِصْطَفَانَا بَعْدَكَ الدُّنْيَا ظَلَامِ

يَا سَمَاءَ الْمَجْدِ دُمْتُمْ مَا يُدَانِيكُمْ سَمِي  
ذَلٌّ مِنْ عَزٍّ عَلَيْكُمْ مَنْ لَّكُمْ ذَلٌّ السَّمِي

جُودُكُمْ فَاقَ الْجَوَادِي وَبِكُمْ جَادَتْ سَمِي  
خَيْرُكُمْ مَلَأَ الْبَوَادِي صَيْتُكُمْ عَمَّ الْوَرِي

إِنَّمَا الْمَيِّتُ جَهْلٌ ذُو هَوًى لَا أَنْتُمْ  
قَدْ فَنَيْتُمْ عَنْ هَوَاكُمْ لِلْخُلُودِ نِلْتُمْ

قَبْلَ مَوْتٍ مُتُّمْ وَبَعْدَ مَوْتٍ دُمْتُمْ  
جَسَرَ مَوْتٍ جُزْتُمْ وَبِالْوَصَالِ فُزْتُمْ

عَوْنَ دینِ المصطفیٰ یا محض یا جَوْنَ الرضا

جُد عَلینا یا سماءِ الجود یا جودَ الندی

ایک شمعِ انجمن تھی جو بالآخر بجھ گئی

اب اجالے کو ترستی ہے یہ بزمِ آگہی

سوغواروں کو شکیبائی کا ساماں کم نہیں

اب امینِ قادریت بن گیا تیرا امیں

علم و اہلِ علم کی توقیر تھا شیوہ ترا

جانشین میں ہو نمایاں جلوۂ زیبا ترا

علم کا اس آستانے پر سدا پہرہ رہے

صورتِ خورشید تاباں میرا مارہرہ رہے

اخترِ خستہ ہے بلبلِ گلشنِ برکات کا

دیر تک مہکے ہر اک گلِ گلشنِ برکات کا



## ☆ ہائے تڑپاتا ہے دل ☆

منقبت شریف بموقع وصال حضرت والد ماجد مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ

---

کس کے غم میں ہائے تڑپاتا ہے دل

اور کچھ زیادہ امنڈ آتا ہے دل

دل ترا ہرگز بہلنے کا نہیں

تو عبث بیمار بہلاتا ہے دل

ہائے دل کا آسرا ہی چل بسا

ٹکڑے ٹکڑے اب ہوا جاتا ہے دل

کون جانے رازِ محبوب و محبت

کیوں لیا جاتا دیا جاتا ہے دل

---

جاں بحق تسلیم ہو جانا ترا  
یاد کر کے میرا بھر آتا ہے دل  
اے تعالیٰ اللہ شانِ اولیاء  
ان کے استغنا پہ بل کھاتا ہے دل  
میں بھی کچھ دن کا ہوں مہمانِ جہاں  
تابِ ہجراں اب نہیں لاتا ہے دل  
کھا چکا ہے بارہا کتنے فریب  
پھر بھی دنیا پر مٹا جاتا ہے دل  
تیرے پیچھے ہو چکا برباد میں  
رہنے دے اب اور کیا بھاتا ہے دل  
چھوڑ دے ہاں اور غفلت چھوڑ دے  
کیوں سوئے دوزخ لئے جاتا ہے دل

اپنے مولیٰ کو منالے بدنصیب  
ٹھوکریں در در کی کیوں کھاتا ہے دل  
اپنے اختر پر عنایت کیجئے  
میرے مولیٰ اس کو بہکاتا ہے دل

☆.....☆.....☆

## ☆ شاہ جیلانی میاں ☆

منقبت بسلسلہ وصال حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز

حامی دینِ ہدیٰ تھے شاہ جیلانی میاں  
بالیقیں مردِ خدا تھے شاہ جیلانی میاں  
مثلِ گل ہنگامِ رخصت مسکراتے ہی رہے  
پیکرِ صبر و رضا تھے شاہ جیلانی میاں

چل بے ہم کو دکھا کر راہ سیدھی خلد کی  
دینِ حق کے رہنما تھے شاہ جیلانی میاں  
ہجر کی نہ لائے تابِ آخرش جاہی ملے  
عاشقِ خیرالوریٰ تھے شاہ جیلانی میاں  
ان کے ہر ارشاد سے ہر دل کی ہوتی تھی جلا  
مظہرِ شانِ خدا تھے شاہ جیلانی میاں  
مال و زر سب کچھ نچھاور راہِ حق میں کر گئے  
کیسے مخلص پیشوا تھے شاہ جیلانی میاں  
ہم کو، بن دیکھے تمہیں اب کیسے چین آئے حضور  
تم شکیبِ اقرباء تھے شاہ جیلانی میاں  
صبر و تسلیم و رضا کی اب ہمیں توفیق دے  
تیرے بندے اے خدا تھے شاہ جیلانی میاں

شور کیسا ہے یہ برپا غور سے اختر سنو  
پرتو احمد رضا تھے شاہ جیلانی میاں

☆.....☆.....☆

☆ مفتی اعظم کے دلہند ☆

بموقع وفات حسرت آیات خال محترم جناب امید صاحب رضوی

یہ ادارہ جس کو کہئے گلستانِ علم و فن  
ہو گیا رخصت سے تیری موردِ رنج و محن

منظرِ اسلام کے تھے کارکن تم نامور

خدمتِ اسلام کی تھی تم کو کیا سچی لگن

مفتی اعظم کے دلہند و جگر پارے تھے تم

کیسے دیکھیں ان کو غمگیں ہائے سب اہل سنن

ایک وہ ہیں جو مرے تو جاوداں ہو کر مرے  
ایک وہ زندہ ہیں گویا نغشِ بے گور و کفن

سور ہے ہیں لحد میں کچھ اس طرح وہ چین سے  
ناز سے بے فکر ہو کر جیسے سو جائے دلہن

مرضی مولیٰ ہے بندو! صبر سے کچھ کام لو  
یہ دعا مانگو کہ ان کو بخش دے وہ ذوالمنن

شدتِ غم سے اعزاء اس قدر بچھ سے گئے  
چاند سے چہروں کو اختر لگ گیا جیسے گہن

☆.....☆.....☆

## ☆ مجاہدِ ملت کو ڈھونڈیے ☆

منقبت در شانِ حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمۃ

-----

دل نے کہا مجاہدِ ملت کو ڈھونڈیے  
لے کر چراغِ شاہِ ولایت کو ڈھونڈیے  
میں نے کہا کہ سن اے دلِ مبتلائے غم  
اپنی یہ کب مجال کہ پا جائیں ان کو ہم  
ہم زیرِ آسماں انہیں یوں دیکھتے رہے  
وہ کب کے آسماں کے پرے خلد میں گئے  
تم کیا گئے مجاہدِ ملت جہاں گیا  
عالم کی موت کیا ہے عالم کی ہے فنا

میں رحلتِ مجاہدِ ملت کو کیا کہوں  
یوں سمجھو گر گیا کوئی اسلام کا ستوں

ہر سو یہ کہہ رہے ہیں عنادل چمن چمن  
اے بلبلِ مدینہ کہاں ہے تو خوش دہن  
وہ یادگارِ حجۃ الاسلام اب نہیں  
اندوہمیں ہے آج شبستانِ علم دیں

نسرینِ گلستانِ آں صدر الشریعہ بود  
بوئے خودش گذاشتہ اندر چمن بود  
خورشیدِ سنیت نے اہ چادر جو اوڑھ لی  
ظلمت میں قافلے کی وہ رفتار کھتم گئی  
پیکِ ندئی و غفراں ، ان کی وفات تھی

۱۴۰۱ھ

اختر خوشی مناؤ وصال حبیب کی



☆ تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے ☆

گل زارِ حسن کا گلِ رنگین ادا ہے

تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

توصیف میں اس کی جو کہوں اس سے سوا ہے

تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

نام اس کا بہت خوب ہے خود اس کی ثنا ہے

تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

رحمانی ضیاء کی ردا میں وہ چھپا ہے

تحسین رضا سرحدِ تحسین سے ورا ہے

اب عقل کی پرواز اسے چھو نہیں سکتی

تحسین رضا ایسی بلندی کا سما ہے

فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا  
وہ مالکِ جنت کی محبت میں گما ہے  
سدرہ سے کوئی پوچھے ذرا اس کی بلندی  
وہ رتبہٴ بالا مرے تحسین کو ملا ہے

☆.....☆.....☆

☆ یا رسول اللہ ﷺ یا خیر الانام ☆

یا رسول اللہ ﷺ یا خیر الانام ﷺ

دور افتادہ کا اب لیجے سلام

زیب و زینِ عرشِ رحماں السلام

نکبت و طیبِ گلستاں السلام

اے قرارِ بے قراراں السلام

چارہ سازِ دلفگاراں السلام

اے شہنشاہِ مدینہ السلام

اے قرارِ قلب و سینہ السلام

جانِ جاں و جانِ ایماں السلام

اے شفیعِ اہلِ عصیاں السلام

مہبط وحی و سکنہ السلام

غیب دان و غیب بینا السلام

اے خدا کو دیکھنے والے نبی

کون سی شے تجھ سے عالم میں چھپی

بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ دیجئے

بسترِ خاکِ مدینہ دیجئے

تو تو واقف ہے مرے احوال سے

کیا غرض پھر مجھ کو عرضِ حال سے

کام بندوں کا ہے عرضِ مدعا

یوں لبوں پر مقصدِ دل آگیا

دفعِ طیبہ سے ہو یہ نجدی بلا

یا رسول اللہ عجل بالجلاء

یا رسول اللہ بہرِ فاطمہ  
اپنے اختر کو مدینہ میں گما

☆.....☆.....☆

☆ میرے اللہ کے نگار سلام ☆

میرے اللہ کے نگار سلام  
دستِ قدرت کے شاہکار سلام

دونوں عالم کے تاجدار سلام

جانِ ہر جان و جاندار سلام

نکبتِ ہر چمن ہزار سلام

جانِ ہر بلبل ہزار سلام

خاکِ طیبہ بنے مری ہستی

عرض کرتا ہے خاکسار سلام

شوقِ پیہم کی التجا سن لو

تم پہ ہو میری جاں نثار سلام

پھر مدینے میں کب بلاؤ گے

تم سے کہتا ہے انتظار سلام

مجھ کو ظالم پہ اختیار نہیں

تم تو رکھتے ہو اختیار سلام

خلد کہتی ہے یوں مدینے سے

تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

موتیوں کو سجا کے پلکوں پر

کہتی ہے چشمِ اشکبار سلام

اپنی الفت کا ایسا جام پلا

جس کا بڑھتا رہے خمار سلام

دردِ الفت میں دے مزہ ایسا

دل نہ پائے کبھی قرار سلام

دل کی دھڑکن تمہاری یاد بنے

ہر نفس تم پہ بیشمار سلام

تیری خاطر ذلیل ہونا ہے

میری عزت مرے وقار سلام

اپنے اختر کا لو سلام شہا

تم پہ اے جان اے قرار سلام

☆ اے مدینے کے شہریار سلام ☆

اے مدینے کے شہریار سلام

اے زمانے کے تاجدار سلام

غم کے ماروں کے غم گسار سلام

اے قرارِ دل فگار سلام

زینتِ عرشِ کردگار سلام

فرش کے تاجِ افتخار سلام

فاتح و خاتمِ پیامبری

گلشنِ دہر کی بہار سلام

لذتِ آگاہِ پائے بوسِ حبیب

اے مدینے کے رہ گزار سلام



گنبد سبز رحمت عالم

تجھ کو کہتے ہیں سبزہ زار سلام

اے گذر گاہِ سرورِ عالم

چشم و سر ہوں ترے نثار سلام

نقشِ یادِ نبی خلش سے جما

دشتِ طیبہ کے پیارے خار سلام

یاد ہے تیری کتنی کیف آور

غم ہے فرحت سے ہمکنار سلام

☆.....☆.....☆

☆ اے صبا لے جا مدینے کو پیام ☆

اے صبا لے جا مدینے کو پیام

عرض کر دے ان سے با صد احترام

اے مکین گنبدِ خضریٰ سلام

اے شکیبِ ہر دل شیدا سلام

اب مدینے میں مجھے بلوایے

اپنے بے کس پر کرم فرمائیے

بلبل بے پر پہ ہو جائے کرم

آشیانہ وہ بہ گلزارِ حرم

ہند کا جنگل مجھے بھاتا نہیں

بس گئی آنکھوں میں طیبہ کی زمیں

زندگی کے ہیں مدینے میں مزے  
عیش جو چاہے مدینے کو چلے

زندگی کے ہیں مدینے میں مزے  
عیش جو چاہے مدینے میں مرے

خلد کی خاطر مدینہ چھوڑ دوں  
اِس خیال است و محال است و جنوں

خلد کے طالب سے کہہ دوں بے گماں  
طالبِ طیبہ کی طالب ہے جناں

مجھ سے پہلے میرا دل حاضر ہوا  
ارضِ طیبہ کس قدر ہے دلربا

کتنی پیاری ہے مدینے کی چمک  
روشنی ہی روشنی ہے تا فلک

کتنی بھینی ہے مدینہ کی مہک  
بس گئی بوئے مدینہ عرش تک  
یا رسول اللہ از رحمت نگر  
در بقیع پاک خواہم مستقر  
بس انوکھی ہے مدینہ کی بہار  
رشتہٴ صد گل ہیں اسی گلشن کے خار  
کتنی روشن ہے یہاں ہر ایک شب  
ہر طرف ہے تابشِ ماہِ عرب  
کیا مدینہ کو ضرورت چاند کی  
ماہِ طیبہ کی ہے ہر سو چاندنی  
نور والے صاحبِ معراج ہیں  
مہر و مہ ان کے سبھی محتاج ہیں

اے خوشا بخت رسائے اخترت  
باز آوردی گدا را بر درت

☆.....☆.....☆

## ☆ غم ہستی ☆

جب کبھی ہم نے غمِ جاناں کو بھلایا ہوگا

غمِ ہستی نے ہمیں خونِ رلایا ہوگا

دامنِ دل جو سوئے یار کھنچا جاتا ہے

ہو نہ ہو اس نے مجھے آج بلایا ہوگا

آنکھ اٹھا کر تو ذرا دیکھ مرے دل کی طرف

تیری یادوں کا چمنِ دل میں سجایا ہوگا

گردشِ دور ہمیں چھیڑ نہ اتنا ورنہ

اپنے نالوں سے ابھی حشر اٹھایا ہوگا

ڈوب جائے نہ کہیں غم میں ہمارے عالم

ہم جو رو دیں گے تو بہتا ہوا دریا ہوگا

سوچئے کتنا حسین ہوگا وہ لحظہ اختر  
سرِ بالیں پہ دمِ مرگ وہ آیا ہوگا

☆ بزمِ یار کا عالم ☆

نتِ نئی ایک البھن ہے  
اف غمِ روزگار کا عالم ہے  
کیف و مستی میں غرق یہ دنیا  
جانے کیا دلِ فگار کا عالم

اے خدا تجھ پہ خوب ظاہر ہے  
ہے جو مجھ سوگوار کا عالم

جانِ گلشن نے ہم سے منہ موڑا  
اب کہاں وہ بہار کا عالم

اب کہاں وہ چھلکتے پیانے

اب کہاں وہ خمار کا عالم

ہائے کیا ہو گیا گھڑی بھر میں

وہ شکیب و قرار کا عالم

دارِ فانی سے کیا غرض اس کو

جس کا عالم قرار کا عالم

اب وہ رنگینیاں نہیں یا رب

کیا ہوا بزمِ یار کا عالم

یاد آتا ہے وقتِ غمِ اختر

رخصتِ غمِ گسار کا عالم





## ☆ اپنے یار کی باتیں ☆

کچھ کریں اپنے یار کی باتیں

کچھ دلِ داغدار کی باتیں

ہم تو دل اپنا دے ہی بیٹھے ہیں

اب یہ کیا اختیار کی باتیں

میں بھی گزرا ہوں دورِ الفت سے

مت سنا مجھ کو پیار کی باتیں

اہلِ دل ہی یہاں نہیں کوئی

کیا کریں حالِ زار کی باتیں

پی کے جامِ محبتِ جاناں

اللہ اللہ خمار کی باتیں

مر نہ جانا متاعِ دنیا پر  
سن کے تو مالدار کی باتیں

یوں نہ ہوتے اسیرِ ذلت تم  
سننے گر ہوشیار کی باتیں  
ہر گھڑی وجد میں رہے اختر  
کیجئے اس دیار کی باتیں

☆.....☆.....☆

☆ چشمِ التفات ☆

جو ان کی طرف مری چشمِ التفات نہیں  
کوئی یہ ان سے کہے چین ساری رات نہیں

بجز نگاہِ کرم کے تو کچھ نہیں مانگا  
بگڑتے کیوں ہو بگڑنے کی کوئی بات نہیں

بہت ہیں جینے کے انداز پر مرے ہدم  
مزرہ نہ ہو جو خودی کا تو کچھ حیات نہیں

بوقتِ نزع یاں للچا کے دیکھتا کیا ہے  
یہ دارِ فانی ہے راہی اسے ثبات نہیں  
اٹھا جو اخترِ خستہ جہاں سے کیا غم ہے  
مجھے بتاؤ عزیزو! کسے ممتات نہیں

☆ امیدِ وفا ☆

میری میت پہ یہ احباب کا ماتم کیا ہے  
شور کیسا ہے یہ اور زاری پیہم کیا ہے

وائے حسرت دمِ آخر بھی نہ آ کر پوچھا

مدعا کچھ تو بتا دیدہٴ پرِ نم کیا ہے

کچھ بگڑتا تو نہیں موت سے اپنی یارو

ہم صغیرانِ گلستاں نہ رہے ہم کیا ہے

ان خیالات میں گم تھا کہ جھنجھوڑا مجھ کو

ایک انجانی سی آواز نے اک دم کیا ہے

کون ہوتا ہے مصیبت میں شریک و ہدم

ہوش میں آ یہ نشہ سا تجھے ہر دم کیا ہے

کیف و مستی میں یہ مدہوش زمانے والے

خاک جانیں غم و آلام کا عالم کیا ہے

ان سے اُمید وفا ہائے تری نادانی

کیا خبر ان کو یہ کردارِ معظم کیا ہے

وہ جو ہیں ہم سے گریزاں تو بلا سے اپنی  
جب یہی طورِ جہاں ہے تو بھلا غم کیا ہے  
میٹھی باتوں پہ نہ جا اہلِ جہاں کی اختر  
عقل کو کام میں لا غفلت پیہم کیا ہے

☆.....☆.....☆

☆ اشکِ رواں ☆

سوزِ نہاں اشکِ رواں آہ و فغاں دیتے ہیں  
یوں محبت کا صلہ اہلِ جہاں دیتے ہیں  
کون رکھتا تری اس خاص عنایت کا بھرم  
بس ہمیں دادِ ستم گر یہ کناں دیتے ہیں

اب پسِ مرگ ابھرتے ہیں یہ دیرینہ نقوش  
ہم فنا ہو کے بھی ہستی کا نشان دیتے ہیں  
کفر ہے دیکھ یہ خوف اور رجا ان سے ندیم  
بت بھی کیا تجھ کو بھلا سودوزیاں دیتے ہیں

☆.....☆.....☆

## ☆ گلوں کی خوشبو ☆

وہی تبسم وہی ترنم وہی نزاکت وہی لطافت  
وہی ہیں دزدیدہ سی نگاہیں کہ جن سے شوخی ٹپک رہی ہے

گلوں کی خوشبو مہک رہی ہے دلوں کی کلیاں چنک رہی ہیں  
نگاہیں اٹھ اٹھ کے جھک رہی ہیں کہ ایک بجلی چمک رہی ہے

یہ مجھ کو کہتی ہے دل کی دھڑکن کہ دست ساقی سے جام لے لو  
وہ دور ساغر کا چل رہا ہے شرابِ رنگیں چھلک رہی ہے

یہ میں نے مانا حسین و دلکش سماں یہ مستی بھرا ہے لیکن  
خوشی میں حائل ہے فکر فردا مجھے یہ مستی کھٹک رہی ہے

نہ جانے کتنے فریب کھائے ہیں راہِ الفت میں ہم نے اختر  
پر اپنی مت کو بھی کیا کریں ہم فریب کھا کر بہک رہی ہے



## ☆ قطعات ☆

تمہارے رخ کے جلووں سے منور ہو گیا عالم  
مگر کیونکر گھٹا غم کی مرے دل سے نہیں چھٹتی

کروں اختر شاری انتظارِ صبح میں کب تک  
الہی ہے یہ کیسی رات کہ کاٹے نہیں کٹتی

نہ گھبرا حادثاتِ دہر سے اتنا مرے ہدم  
یہ دنیا ہے کبھی یہ ایک حالت پر نہیں ڈھتی

☆.....☆.....☆



سویا نہیں میں رات بھر عشق حضور میں  
کیسا یہ رت جگا رہا کیف و سرور میں

پچھلے پہر جو مر گیا ان کا وہ جانثار  
سرگوشیاں یہ کیا ہوئیں غلمان و حور میں

☆.....☆.....☆

جبین وہابی پہ دل کی سیاہی  
نمایاں ہوئی جیسے ہو مہر شاہی

کہ ایں سجدہ ہائے بغیر محبت  
نہ یابند ہرگز قبول از الہی

☆.....☆.....☆

یا رسول اللہ ﷺ مدینہ کی فضاؤں کو سلام

یا رسول اللہ ﷺ طیبہ کی ہواؤں کو سلام

کیجئے اپنے کرم سے صورتِ عیش دوام

یا رسول اللہ ﷺ عطا ہو خلد طیبہ میں مقام

☆.....☆.....☆

## ☆ منظرِ اسلام ☆

منبعِ نورِ رسالت منظرِ اسلام ہے  
درسِ گاہِ علم و سنت منظرِ اسلام ہے  
قبلہ گاہِ دین و ملت منظرِ اسلام ہے  
مرکزِ اصلاحِ خلقت منظرِ اسلام ہے  
یادگارِ اعلیٰ حضرت منظرِ اسلام ہے

## ☆ ایضاً ☆

دور سے آتا یہاں ہر ایک تِشنہ کام ہے  
بادۂ حبِ نبی کا اس کو ملتا جام ہے  
آپ کٹ جاتا ہے اس سے جو بھی نافر جام ہے  
منکروں کے واسطے یہ تیغِ خوں آشام ہے  
جیسا اس کا نام ہے ویسا ہی اس کا کام ہے

## ☆ بتقریبِ سالگرہ ☆

بے بی سلمیٰ بنتِ عظیم جی صالح جی ساکنِ کلکتہ

---

نسیم صبح وہ اُٹھلاتی کیوں ادھر آئی

یہ کیسی کیف و مسرت کی اک لہر آئی

ہر ایک لب پہ تبسم یہ کیسا رقصاں ہے

عظیم جی کے یہاں کیوں ہجومِ یاراں ہے

سنا ہے سالگرہ ہے دلاری بے بی کی

مچی ہے دھومِ عزیزوں میں پیاری بے بی کی

بفرطِ شرم نرالا ہی اس کا عالم ہے

پسینہ رخ پہ جو بہتا ہے رشکِ شبنم ہے

---

کچھ اس ادا سے ہوئی وہ انجمن آرا

کہ مہ و شانِ جہاں میں ہو جیسے وہ یکتا

وہ بولتی ہے تو بلبل کوئی چہکتی ہے

خرام کرتی ہے تو برق سی چمکتی ہے

وہ کتنی بھولی ہے اور نیک ہے بے بی

غرض کے اپنے محاسن میں ایک ہے بے بی

دعا آخر میں ہے بارگاہِ رحماں میں

الہی روز ترقی کر اس کے ایماں میں

☆.....☆.....☆

## ☆ تہنیت بتقریب شادی ☆

عبدالکریم صاحب برائے حاجی سلیمان ابراہیم

---

مژدہ دیتی دلِ مضطر کو صبا آئی ہے

چل سلیمان کے یہاں انجمن آرائی ہے

چل دکھائیں وہ کسی کا تجھے دولہا بننا

اٹھ کے کیا خوب یہ سامانِ شکیبائی ہے

غمِ ہستی کو بھلا دے یہ ہے بزمِ مستی

جھوم کر تو بھی کہہ فضا ساری ہی صہبائی ہے

دل بھی آخر یہ پکار اٹھا کہ اے بادِ صبا

آفریں کیا تری باتوں کی پذیرائی ہے

ہم بھی اس ماہ جہیں کو دیکھیں تو سہی  
مہ جہینوں کی نظر جس کی تماشائی ہے

یا خدا تازہ رہیں یہ پھول سہرے کے سدا  
نہ کبھی جائے جو یہ فصلِ بہار آئی ہے

ان دو پھولوں سے کھلیں پھول کچھ ایسے یارب  
بلبلِ دینِ نبی جن کا تمنائی ہے

جن کی خوشبو سے معطر ہو دماغِ عالم  
کہ مجھے قوم سے الحاد کی بو آئی ہے

ہمصفیروں میں یہ چرچے ہیں ترے اختر  
بلبلِ باغِ رضا خوب نوا پائی ہے

☆.....☆.....☆

## ☆ سہرا بتقریب شادی خانہ آبادی ☆

عزیزی محمد سعید نوری سلمہ

کیسا باغ و بہار ہے سہرا کس قدر خوشگوار ہے سہرا  
نورِ جانِ بہار ہے سہرا غیرتِ لالہ زار ہے سہرا  
کس کے رخ پر ثار ہے سہرا کس کیلئے تار تار ہے سہرا  
کیا گہر ہے بجائے گل اس میں کس قدر آبِ دار ہے سہرا  
رحمتِ دو جہاں کے جلوے ہیں گلشنِ نو بہار ہے سہرا  
رضویوں کی بہار ہے سہرا سنیوں کا قرار ہے سہرا  
نجدیوں کو کہاں ہے تابِ نظر آتشِ شعلہ بار ہے سہرا  
سینہٴ یار کے لئے ٹھنڈک دلِ اعدا میں خار ہے سہرا  
چشمِ بد دور کیوں نہ ہو تجھ سے تیرے رخ کا حصار ہے سہرا



گلشنِ فیضِ مفتیِ اعظم رشکِ صد لالہ زار ہے سہرا  
از طفیلِ شفیع بہرِ سعید زندگی کی بہار ہے سہرا  
پھول سہرے کے کہہ رہے ہیں سنو! ماں کے دل کی پکار ہے سہرا  
ہیں رفیق و حسن بھی نعرہ زن واہ کیا خوشگوار ہے سہرا  
رخِ رضیہ پہ تازگی ہے نئی تازگی کا نکھار ہے سہرا  
فاطمہ صابرہ کے صدقے میں باقی و پائیدار ہے سہرا  
شاہدہ پر بھی کیف طاری ہے کس خوشی کا خمار ہے سہرا  
ہے زلیخا بھی پیکرِ حیرت کیا انوکھا نکھار ہے سہرا  
اور عطیہ بھی مسکراتی ہے مسکراتی بہار ہے سہرا  
سعدیہ اور زبیدہ گاتی ہیں واہ کیا شاہکار ہے سہرا  
ہو امان و حمیدہ کو مرثدہ رحمتِ کردگار ہے سہرا  
کھینچ لائی شمیم ہر دل کو کس قدر خوشگوار ہے سہرا

عقد فرمانِ سرورِ دیں ہے اِذنِ پروردگار ہے سہرا  
رنگِ طوبیٰ ہے پردہٴ گل میں کیا بہشتی بہار ہے سہرا  
بندشِ خوشگوار بلبل و گل دو دلوں کا قرار ہے سہرا  
نور میں سب نہا گئی محفل نور کا آبخار ہے سہرا  
سب لگاتے ہیں نعرۂ تحسین واہ کیا خوشگوار ہے سہرا  
چاند ہے چہرۂ سعید ، اختر  
اور ستاروں کا ہار ہے سہرا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ  
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ

# ہجرت رسول

تصنیف

قاضی القضاۃ فی السند محمد اختر رضا خان  
قاضی ازہری  
تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی  
دامہ خلدینا



جمعیت رضائے مصطفیٰ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الصلوة والسلام على نبي الله

# الزلال الانقى من بحر سيرة الانقى

اردو ترجمہ

فضیلت صدیق اکبر  
ﷺ

تصنیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری حنفی بریلوی  
مجددین و ملت رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

قاضی اعصاف فی السند محمد اختر رضا خان  
تاج اشرف حضرة العلماء مفتی قادری ازہری  
دام ظلہ علینا

زیر طبع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

# شرح حدیثِ نیت

تصنیف

قاضی اعصافہ فی السند محمد اختر رضا خان  
تاج الشریعہ ضریحہ العلماء مفتی قادیان احمدی  
دام ظلہ علینا

زیر طبع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَالْأَنْبِيَاءِ

# آثارِ قیامت

تصنیف

قاضی اعصافہ فی السند محمد اختر رضا خان قادیانی ازہری  
تاج الشریعہ ضریحہ العلماء مفتی

زیر طبع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الضَّالُّونَ وَالضَّالَّاتُ الْمَسْكُونَاتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

# انوار المنان فی توحید القرآن

تصنیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری حنفی بریلوی  
مجدد دین و ملت رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

قاضی اعصافہ فی السند محمد اختر رضا خان قادری ازہری  
تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی

ادارۃ اہل سنت، کراچی

نمبر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ  
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ

# دفاع کفر الایمان

تصنیف

قاضی اعصافہ فی السند محمد اختر رضا خان قادیانی  
تاج الشریعہ ضریحہ العلماء مفتی قادیانی

ناشر

انجمن ضیائے طیبہ  
زیر طبع





# AZHARUL FATAWA

By

*Taj-ush-shariah Allama Mufti  
Muhammad Akhter Raza Khan  
Qadri Azhari*

**BAZM-E-FAIZ-E-RAZA  
KARACHI**

محفل انجمن علم و خیریت دوسر ملتائیں



# مناقب کناج الشریعہ

ترتیب  
محمد دانش احمد خیر قادری

جمعیۃ العلماء رضائے مصطفیٰ کراچی

03212576663